R.N.I.No.APURD/2013/54302
حیدرآباد
ہفتہ روزہ
فلک نما نیوز
FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly
Hyderabad.
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM
www.falaknumanews.in

ISLAMIA GROUP OF INSTITUTIONS
SRT COLONY YAKUTPURA, HYD-23
COURSES OFFERED
JUNIOR: C.E.C/BI.P.C/M.P.C/M.E.C
DEGREE: BA/B.COM/B.SC/BBA/BCA
P.G : M.A (Eng)/M.COM, M.SC (Nutrition & Dietetics) M.SC. (Bot) & M.SC (Chemistry), MSc Maths
LAW : BA, BBA, 5YDC/LLB 3YDC, LLB (Hon's)
Contact No:: 9347683872

۷/ اگسٹ ۲۰۲۵ء | DATE:07-08-2025 | جلد (13) | شمارہ (29) | قیمت ایک روپیہ | صفحات (12)

بی سی طبقات کو 42 فیصد تحفظات کی منظوری کا مرکز سے مطالبہ

دہلی کے جنتر منتر پر احتجاجی جلسہ سے چیف منسٹر تلنگانہ ریونت ریڈی اور دوسروں کا خطاب، کئی اپوزیشن قائدین کی شرکت

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے بی سی طبقات کے 42 فیصد تحفظات کو منظوری نہ دینے پر مودی کو اقتدار سے بیدخل کرتے ہوئے لال قلعہ پر کانگریس کا پرچم لہرانے کا عزم کیا اور راہول گاندھی کو وزیراعظم بناتے ہوئے بی سی طبقات کو 42 فیصد تحفظات فراہم کرنے کا اعلان کیا۔ آج دہلی کے جنتر منتر پر منعقدہ کانگریس کے احتجاجی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے چیف منسٹر نے کہا کہ ہم نے چار ماہ قبل اسمبلی میں بی سی طبقات کو تعلیم، ملازمتیں اور سیاست میں 42 فیصد تحفظات فراہم کرنے کے دو بلز منظور کرتے ہوئے مرکز کو روانہ کیا ہے۔ تاخیر ہونے پر آرڈیننس بھی جاری کیا ہے، مگر مرکزی حکومت کی جانب سے اس پر کوئی توجہ نہیں دی جارہی ہے۔ انہیں شک ہے کہ صدر جمہوریہ پر بھی دباؤ ڈالا جارہا ہے جس کی وجہ سے آرڈیننس کو منظوری نہیں ملی۔ کانگریس پارٹی نے بی سی طبقات کو سماجی انصاف فراہم کرنے کیلئے سڑک سے سنسد تک احتجاجی مہم کا آغاز کیا۔ یہ احتجاجی دھرنا حیدرآباد میں منعقد کرنے کے بجائے دہلی میں منعقد کیا گیا ہے جس میں کانگریس کے بشمول انڈیا اتحاد کے 100 سے زائد ارکان پارلیمنٹ کے علاوہ مختلف پارٹیوں کے اہم قائدین نے شریک ہوتے ہوئے بی سی طبقات کو 42 فیصد تحفظات فراہم کرنے کی مکمل تائید و حمایت کی ہے۔ مرکزی حکومت فوری بی سی تحفظات کو منظوری دے اور 50 فیصد تحفظات کی جو حد ہے، اس کو فوری ختم کردے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ گزشتہ 100 سال میں ملک کی کسی بھی ریاست میں ذات پات کا سروے نہیں کیا گیا۔ ملک کی مختلف ریاستوں میں 300 سے زائد چیف منسٹرس نے خدمات انجام دی ہیں لیکن انہوں نے بھی جرا؟ت کا مظاہرہ نہیں کیا۔ راہول گاندھی کی قیادت میں ذات پات کا سروے کرانے کا اعزاز سارے ملک میں مجھے (ریونت ریڈی) حاصل ہوا ہے۔ مودی حکومت ہمارے مطالبات کو قبول کرے ورنہ انہیں خلیجی بنگال میں پھینک دیا جائے گا اور ہمارے قائد راہول گاندھی کو وزیراعظم بناتے ہوئے 42 فیصد تحفظات حاصل کئے جائیں گے۔ چیف منسٹر نے بی جے پی کو پسماندہ طبقات کا دشمن قرار دیا۔ تلنگانہ کی نمائندگی کرنے والے مرکزی وزراء جی کشن ریڈی، بنڈی سنجے اور تلنگانہ بی جے پی کے صدر رام چندر راؤ اس بل کی مخالفت کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے قائدین مودی کا دیا ہوا پانی پی رہے ہیں لیکن بی آر ایس قائدین مودی کی چپل اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے کے ٹی آر کا نام لئے بغیر کہا کہ کل ایک بی آر ایس کے ایک قائد نے دہلی پہنچ کر کانگریس پر سیاسی تماشہ کرنے کا الزام عائد کیا ہے جس کی وہ سخت مذمت کرتے ہیں۔ کانگریس پارٹی بی سی تحفظات کے معاملہ میں سنجیدہ ہے اس لئے تلنگانہ کی اسمبلی میں بلز کی منظوری کے بعد مرکزی حکومت پر دباؤ ڈالنے کیلئے دہلی پہنچ کر احتجاجی دھرنا منظم کررہے ہیں۔ ہماری سنجیدگی پر سوال کرنے کا بی آر ایس اور بی جے پی کو اخلاقی حق بھی نہیں ہے۔ ڈرامہ بازی کے سی آر خاندان کی اصل پہچان ہے۔ اقتدار سے بیدخل ہونے کے باوجود بھی بی آر ایس نے اپنا محاسبہ نہیں کیا ہے۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے کہا کہ 2002 میں گجرات فسادات کے بعد اس وقت کے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی مودی کو عہدہ چیف منسٹر سے ہٹانا چاہتے تھے مگر وہ ناکام رہے۔ آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت نے بالراست بی جے پی میں 75 سال کا حوالہ دیتے ہوئے مودی کو وزیراعظم کے عہدہ سے ہٹ جانے کا اشارہ دیا ہے لیکن مودی کے حامی نشی کانت دوبے نے آئندہ الیکشن بھی مودی کی قیادت میں لڑنے کا اعلان کرتے ہوئے موہن بھاگوت کو مسترد کردیا اور انہوں نے یہ کہا کہ اگر مودی نہیں ہوں گے تو بی جے پی کو 150 نشستیں بھی حاصل نہیں ہوں گی۔ وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مودی آئندہ انتخابات تک برقرار رہیں۔ کانگریس پارٹی راہول گاندھی کی قیادت میں مودی کو اقتدار سے محروم کرے گی اور ساتھ ہی بی جے پی کو 150 نشستوں سے زیادہ بڑھنے نہیں دے گی اور راہول گاندھی کو وزیراعظم بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اندرا گاندھی نے ایس سی، ایس ٹی طبقات کی فلاح و بہبود کیلئے کام کیا۔ راجیو گاندھی نے آئی ٹی ٹکنالوجی کا انقلاب لایا جس سے اعلیٰ طبقات کو فائدہ پہنچا۔ اب راہول گاندھی ذات پات کے سروے کے ذریعہ پسماندہ طبقات کو جس کی جتنی آبادی، اس کی اتنی حصہ داری کا نعرہ دیتے ہوئے فائدہ پہنچانے کی کوشش کررہے ہیں اور ریاست تلنگانہ میں اس نعرہ کو عملی جامع پہنایا گیا ہے۔ احتجاجی جلسہ سے دیگر قائدین نے بھی خطاب کیا۔ 2

کانگریس پارٹی تمام مذاہب کا گلدستہ: مہیش کمار گوڑ دہلی کے جنتر منتر میں منعقدہ احتجاجی جلسہ سے خطاب

حیدرآباد۔ صدر پردیش کانگریس کمیٹی مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ کانگریس پارٹی سیکولرازم کا گلدستہ ہے۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی اس گلدستہ کے پھول ہے۔ بی جے پی نفرت پھیلاتے ہوئے سیاست کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ مسلمانوں کا بہانہ کرتے ہوئے بی سی طبقات کو فراہم کئے گئے 42 فیصد تحفظات میں رکاوٹیں پیدا کررہی ہیں۔ دہلی کی جنتر منتر پر پردیش کانگریس کمیٹی کی جانب سے منعقدہ احتجاجی دھرنے سے خطاب کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ میں بھی ہندو ہوں، چیف منسٹر ریونت ریڈی بھی ہندو ہیں، ہندو بھگوان کی پوجا کرتے ہیں، مگر کبھی بھگوان کے نام پر ووٹ نہیں مانگتے اور نہ ہی کسی بھی مذہب اور طبقہ کے ساتھ ناانصافی کو پسند کرتے ہیں۔ مودی نے خود اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے گجرات میں مسلمانوں کو تحفظات فراہم کیا ہے۔ اتر پردیش میں مسلمانوں کو تحفظات ہیں۔ ملک کی چند ریاستوں میں بی جے پی کی حکومت ہے، وہاں مسلمانوں کو تحفظات حاصل ہورہے ہیں۔ تلنگانہ میں مسلمانوں کو بی سی تحفظات کی فہرست میں شامل کرنے پر بی جے پی کے پیٹ میں جلن ہورہی ہے۔ مرکزی وزراء کشن ریڈی، بنڈی سنجے، تلنگانہ بی جے پی کے صدر رام چندر راؤ کے علاوہ بی جے پی کے دوسرے قائدین تلنگانہ میں بی سی تحفظات کو فراہم کئے گئے 42 فیصد تحفظات کی فہرست میں مسلمانوں کو شامل کرنے پر اعتراض کرتے ہوئے اس بل کو رکوانے کی کوشش کررہے ہیں۔ دہلی کے شہ نشین پر سماج کے تمام طبقات موجود ہیں۔ کانگریس پارٹی نے کسی کے لئے کوئی بھید بھاؤ نہیں ہے۔ دہلی میں منعقدہ کانگریس کے احتجاجی پروگرام سے مودی حکومت کے زوال کا آغاز ہوگیا ہے۔ کانگریس پارٹی کے اس احتجاج کی انڈیا اتحاد کی تمام جماعتوں نے تائید کی ہے۔ چار ماہ قبل بی سی طبقات کا بل دہلی کو روانہ کیا گیا، مودی حکومت اس کو کچرے دان کی نذر کرچکی ہے۔ ذات پات کا سروے کرتے ہوئے تلنگانہ حکومت کی ملک کیلئے رول ماڈل پیش کیا ہے

ہفتہ روزہ
فلک نما نیوز
حیدر آباد
FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly Hyderabad

آرٹیفیشل انٹیلیجنس ہمارے پینے کے پانی کے لیے کتنا بڑا خطرہ ہے؟

مصنوعی ذہانت یا اے آئی کا استعمال بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔لیکن یہ ٹیکنالوجی بھی مشکلات سے خالی نہیں۔ نہ صرف اے آئی جنریشن میں استعمال ہونے والے کمپیوٹرز کی کولنگ (ٹھنڈا کرنے) کے لیے بلکہ اس کے لیے درکار بجلی بنانے میں بھی بے تحاشہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔اقوامِ متحدہ کے مطابق دنیا کی نصف آبادی کو پانی کی کمی کا سامنا ہے اور ماحولیاتی تبدیلی اور پانی کی بڑھتی ہوئی مانگ کے بیچ اس میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔تو کیا آرٹیفیشل انٹیلیجنس کا بڑھتا ہوا استعمال پانی کے مسئلے کو مزید سنگین بنا سکتا ہے؟ اے آئی کتنا پانی استعمال کرتا ہے؟ اوپن اے آئی کے سی ای او سام آلٹمن کا کہنا ہے کہ چیٹ جی پی ٹی ہر سوال کا جواب دینے کے لیے ایک چائے کے چمچے کا پندرہواں حصہ پانی استعمال کرتا ہے۔تاہم کیلیفورنیا اور ٹیکساس کے امریکی محققین کے مطابق چیٹ جی پی ٹی ماڈل 3 ہر 10 سے 50 سوالوں کا جواب دینے کے لیے آدھا لیٹر پانی استعمال کرتا ہے۔اس تناسب کو مدنظر رکھا جائے تو چیٹ جی پی ٹی ہر سوال کے جواب دینے کے لیے 2 سے 10 چائے کے چمچے پانی استعمال کرتا ہے۔اے آئی پانی کتنا استعمال کرتا ہے اس کا دارومدار اس بات پر ہوتا ہے کہ سوال کس نوعیت کا ہے؟ اس کا جواب کتنا طویل اور پیچیدہ ہے؟ یہ جواب کہاں پراسیس کیا گیا ہے اور جواب کا حساب لگانے کے لیے کن عوامل کو مدِنظر رکھا گیا ہے۔امریکی محققین کے تخمینے میں اے آئی کے کام کرنے کے لیے درکار بجلی کی پیداوار میں استعمال ہونے والا پانی بھی شامل ہے۔آلٹمن کی جانب سے پیش کیے گئے تخمینے میں بھی شاید یہ شامل ہے۔بی بی سی نے اس بارے میں اوپن اے آئی سے رابطہ کیا ہے لیکن انھوں اس بارے میں تفصیلات فراہم نہیں کیں۔اوپن اے آئی کا کہنا ہے کہ چیٹ جی پی ٹی روزانہ کی بنیاد پر ایک ارب سوالات کے جوابات دیتا ہے۔اور اس جیسے کئی دیگر اے آئی بوٹس ہیں۔امریکی سٹڈی کے تخمینے کے مطابق، سنہ 2027 تک، اے آئی انڈسٹری ہر سال ڈنمارک کے پورے ملک کے مقابلے میں چار سے چھ گنا زیادہ پانی استعمال کرے گی۔یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے پروفیسر شاولی رین کا کہنا ہے کہ ہم اے آئی کا جتنا زیادہ استعمال کریں گے، پانی کا استعمال اتنا ہی بڑھے گا۔ای میل اور آن لائن سٹریمنگ سے لے کر مضمون لکھوانے اور ڈیپ فیک بنانے تک تمام تر آن لائن ایکٹیوٹیز کو بڑے بڑے ڈیٹا سینٹرز میں رکھے سرورز کے ذریعے پراسیس کیا جاتا ہے۔ان میں سے بہت سے ڈیٹا سینٹرز کئی فٹبال سٹیڈیمز سے بھی بڑے ہوتے ہیں۔جب ان کمپیوٹرز سے بجلی گزرتی ہے تو یہ سرور بہت گرم ہو جاتے ہیں۔عام طور پر صاف اور میٹھا پانی کولنگ سسٹمز کا کلیدی عنصر ہوتا ہے۔کولنگ کے طریقہ کار مختلف ہو سکتے ہیں اور کچھ طریقوں میں کولنگ کے لیے استعمال کیا جانے والے پانی کا 80 فیصد بھاپ بن کر اڑ جاتا ہے۔روایتی آن لائن کام جیسا کہ آن لائن خریداری یا سرچ کے مقابلے میں اے آئی کاموں کے لیے بہت زیادہ کمپیوٹنگ پاور کی ضرورت ہوتی ہے۔پیچیدہ سرگرمیوں جیسا کہ تصاویر یا ویڈیوز بنانے کے لیے تو اور بھی کمپیوٹنگ پاور کی ضرورت پڑتی ہے۔اور ان سب کاموں میں زیادہ بجلی خرچ ہوتی ہے۔اس کا تخمینہ لگانا تو مشکل ہے تاہم انٹرنیشنل انرجی ایجنسی کے اندازوں کے گوگل سرچ کے مقابلے میں چیٹ جی پی ٹی سے پوچھے گئے سوال کے نتیجے میں دس گنا زیادہ بجلی استعمال ہوتی ہے۔اے آئی ٹیکنالوجی سے منسلک بڑی بڑی کمپنیاں یہ نہیں بتاتی ہیں کہ وہ اپنے اے آئی کاموں کے لیے کتنا پانی استعمال کر رہی ہیں لیکن ان کے پانی کے مجموعی استعمال میں اضافہ ہو رہا ہے۔گوگل، میٹا اور مائیکروسافٹ کی ماحولیاتی رپورٹ کے مطابق سنہ 2020 سے اب تک ان کے پانی کے استعمال میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔مائیکروسافٹ اوپن اے آئی کے بڑے سرمایہ کاروں اور شیئر ہولڈرز میں سے ہیں۔اس دوران گوگل کا پانی کا استعمال تقریبا دوگنا ہو گیا ہے۔ ایمیزون ویب سروس نے اپنے اعداد و شمار مہیا نہیں کیے ہیں۔انٹرنیشنل انرجی ایجنسی کو توقع ہے کہ اے آئی کی مانگ میں اضافے ہوگا اور اس کے ساتھ ہی 2030 ڈیٹا سینٹرز کے پانی کا استعمال تقریبا دوگنا ہو جانے کا امکان ہے۔اس میں ان ڈیٹا سینٹرز کے لیے درکار بجلی کی پیداوار اور کمپیوٹر چپس کی تیاری میں استعمال ہونے والا پانی بھی شامل ہے۔گوگل کا کہنا ہے کہ اس کے ڈیٹا سینٹرز نے سنہ 2024 میں پانی کے ذرائع سے 37 ارب لیٹر پانی حاصل کیا جن میں سے 29 ارب لیٹر بخارات بن کر اڑ گیا۔کیا یہ بہت زیادہ پانی ہے؟ اس کا دارومدار اس بات پر ہے کہ آپ اس کا موازنہ کس چیز سے کر رہے ہیں۔اتنے پانی سے آپ 16 لاکھ لوگوں کو یومیہ اقوام متحدہ کی تجویز کردہ مقدار 50 لیٹر پانی ایک سال تک فراہم کر سکتے ہیں یا گوگل کے مطابق یہ پانی جنوب مغربی امریکہ میں 51 گولف کورس کو ایک سال تک پانی دینے کے لیے کافی ہے۔

مہاراشٹر حکومت سپریم کورٹ سے رجوع کرے گی،

سی ایم فڑنویس نے کہا- ہم نندنی مٹھ کے ساتھ ہیں۔

ممبئی،۔مہاراشٹر کے کولہاپور ضلع کے نندنی مٹھ کو مادھوری عرف مہادیوی ہاتھی کو واپس لانے کے لیے ریاستی حکومت کی حمایت حاصل ہے۔ریاستی حکومت اس معاملے میں سپریم کورٹ سے رجوع کرے گی۔ وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے کہا کہ حکومت اس معاملے میں ریاضی کے ساتھ ہے اور اسے واپس لانے کے لیے نظر ثانی درخواست دائر کرے گی۔ چیف منسٹر دیویندر فڑنویس نے منگل کو واضح کیا کہ ریاستی حکومت اس معاملے میں ریاضی کے ساتھ ہے اور حکومت ایک الگ نظر ثانی

درخواست بھی دائر کرے گی اور سپریم کورٹ میں اپنا موقف پیش کرے گی۔ وزیر اعلیٰ کی صدارت میں وزارت کے کابینہ ہال میں مادھوری ہاتھی کے معاملے پر ایک میٹنگ ہوئی۔اس دوران نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار، وزیر جنگلات گنیش نائک، اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کے وزیر چندر کانت پاٹل، آبی وسائل کے وزیر گریش مہاجن، طبی تعلیم کے وزیر حسن مشرف، صحت عامہ کے وزیر پرکاش ابیٹکر، نندنی مٹھ کے نمائندے اور عوامی نمائندے موجود تھے۔وزیر اعلیٰ فڑنویس نے کہا کہ نندنی مٹھ کی روایات اور مقامی لوگوں کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے قانونی عمل کے ذریعے مادھوری ہاتھی کو واپس لانے کی کوشش کی جائے گی۔مادھوری گزشتہ 34 سالوں سے مٹھ میں ہیں اور عوام چاہتے ہیں کہ وہ واپس آئیں۔اس کے لیے ریاستی حکومت نظر ثانی کی عرضی دائر کرے گی اور مٹھ کو بھی اپنی عرضی میں حکومت کو شامل کرنا چاہیے۔محکمہ جنگلات کی جانب سے سپریم کورٹ میں تفصیلی فریق پیش کیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ اس میں اعلیٰ سطحی کمیٹی اور سنٹرل زو اتھارٹی کی تجاویز پر عمل کیا جائے گا۔ہاتھی کی دیکھ بھال کے لیے ڈاکٹروں پر مشتمل ٹیم تشکیل دی جائے گی اور ضروری مدد فراہم کی جائے گی۔ضرورت پڑنے پر ریسکیو سینٹر جیسے انتظامات بھی کیے جائیں گے۔حکومت اس پٹیشن میں ایک آزاد کمیٹی بنانے کی بھی درخواست کرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی کہا کہ اس معاملے میں شہریوں کے خلاف درج مقدمات واپس لے لیے جائیں گے۔ساتھ ہی نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے کہا کہ محکمہ جنگلات کو مہاراشٹر سے نکالے گئے تمام ہاتھیوں کی معلومات اکٹھی کرنی چاہیے۔اس موقع پر موجود عوامی نمائندوں نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی حکومت کو شہریوں کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے مادھوری ہاتھی کو واپس لانے کے لیے پہل کرنی چاہیے۔

دھرماستھل میں اجتماعی قبر کا معاملہ: کھدائی 7 ویں دن بھی جاری

خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) نے کرناٹک کے مشہور ہندو یاتری مقام دھرماستھل میں اجتماعی تدفین کے معاملے کی تحقیقات کے ایک حصے کے طور پر منگل کو مسلسل ساتویں دن کھدائی کا کام جاری رکھا۔حکام نے شناخت شدہ تدفین کی جگہ نمبر 11 پر کھدائی شروع کر دی ہے۔ دریں اثنا، ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ ایک نئی ملی تدفین کی جگہ سے ملنے والی ہڈیاں، جسے اب تدفین کی جگہ نمبر 14 کا نام دیا گیا ہے، طبی معائنے کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ذرائع کے مطابق پیر کو اچانک شروع ہونے والی کھدائی میں تقریباً 114 ہڈیاں ملی ہیں۔اتنی بڑی تعداد میں ہڈیوں کی دریافت نے کیس کو نیا موڑ دے دیا ہے۔اور بنگلا گڈے علاقے میں جاری کھدائی پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ذرائع کے مطابق کھدائی سے انسانی باقیات ملی ہیں اور ابتدائی تحقیقات سے ظاہر ہوا ہے کہ قتل ساڑھی سے گردن کس کر کیا گیا ہے۔برآمد شدہ ہڈیوں کو مزید تحقیقات کے لیے اُڈپی کے کے ایم سی اسپتال میں فرانزک جانچ کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔اہلکاروں کو اسی جگہ سے ایک سرخ ساڑھی بھی ملی ہے۔ابتدائی تفتیش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ کنکال مرد کا ہے جو اچانک تدفین کے مقام پر زمین کی سطح سے تقریباً دو سے تین فٹ نیچے پایا گیا۔تاہم ایس آئی ٹی کی جانب سے ابھی تک کوئی سرکاری بیان نہیں آیا ہے۔ذرائع کے مطابق تدفین کے مقام نمبر 11 پر اہلکاروں نے تقریباً پانچ فٹ گہرائی تک کھدائی کی تاہم اس دوران کوئی ہڈیاں یا دیگر مواد نہیں ملا۔ذرائع کے مطابق جب قبرستان نمبر 11 میں کھدائی شروع ہوئی تو کچھ ہی دیر بعد ایک نامعلوم شکایت کنندہ اور مخبر نے حکام کو قریبی دوسری جگہ کے بارے میں اطلاع دی۔وہاں کھدائی کے دوران مبینہ طور پر کئی ہڈیاں اور ایک کھوپڑی ملی۔دریں اثنا، منگلور ضلع کے اچیلمپڈی گاؤں کے رہنے والے سماجی کارکن ٹی. جینت نے پیر کو ایس آئی ٹی سے شکایت کی۔انہوں نے الزام لگایا کہ ایک پولیس افسر نے قانونی عمل کی پیروی کیے بغیر نابالغ لڑکی کی لاش کو دفن کر دیا۔اس سے پہلے ایس آئی ٹی کے سربراہ موہنتی نے کہا تھا کہ کھدائی کی جگہوں سے کوئی اہم مواد نہیں ملا۔لیکن بعد میں آنے والی اطلاعات میں بتایا گیا کہ پہلی تدفین کی جگہ سے لکشمی نامی خاتون کا پھٹا ہوا لباس اور پین کارڈ برآمد ہوا ہے۔اس کے علاوہ، مخبر نے مبینہ طور پر ایس آئی ٹی کو ایک کھوپڑی بھی سونپی، جو ایک تدفین کے مقام سے ملی تھی۔

ہریانہ کے محکمہ تعلیم میں ہندی زبان کو فروغ دیا گیا: مہیپال ڈھانڈا۔

چنڈی گڑھ،۔ہریانہ کے محکمہ تعلیم میں 80 فیصد سے زیادہ کام اب ہندی میں ہو رہا ہے۔ یہ جانکاری وزیر تعلیم مہیپال ڈھنڈا نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے دی۔ پریس کانفرنس کے دوران انہوں نے کہا کہ ہندی کو فروغ دینے کے لیے ہم نے اعلان کیا تھا کہ تین ماہ کے اندر محکمہ تعلیم میں تمام کام ہندی میں شروع ہو جائیں گے۔ آج میں اطمینان سے کہہ سکتا ہوں کہ مجھے جو فائلیں ملتی ہیں ان میں سے 80 فیصد سے زیادہ اب ہندی میں ہیں۔ہم نے افسران سے کہا ہے کہ اگلے ایک ماہ تک ہندی زبان میں 100 فیصد کام کریں اور فائلیں میرے پاس لے آئیں۔ دیگر زبانوں کے سوال پر انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر کوئی کوئی بھی زبان استعمال کرے۔میری درخواست ہے کہ ہر کوئی ہندی زبان کا استعمال کرے، کیونکہ یہ ملک کی قومی زبان ہے۔ مجھے فخر ہے کہ میں اپنی قومی زبان میں کام کرتا ہوں۔انہوں نے سوال کیا کہ چین میں کون سی زبان بولی جاتی ہے، کیا وہاں انگریزی بولی جاتی ہے؟ کیا فرانس اور جاپان میں انگریزی بولی جاتی ہے؟ ہندی بولنے اور اس زبان میں کام کرنے میں کس سطح پر آتا ہے؟ پچھلی انگریزی بولنے والی حکومتوں نے کیا تبدیلیاں کی ہیں؟ اسی وقت میں نے ریاست میں NEP کو بہت تیزی سے لاگو کیا اور ملک کی پہلی ریاست بن گئی۔ ڈیرہ سچا سودا کے سربراہ گرمیت رام رحیم ایک بار پھر جیل سے باہر آ گئے ہیں۔ان کے لیے 40 دن کی پیرول منظور کر لی گئی ہے۔اس پر اپنا ردعمل دیتے ہوئے مہیپال ڈھانڈا نے کہا کہ یہ معاملہ عدالت میں ہے۔کسی بھی عدالتی کیس میں میرا تبصرہ مناسب نہیں ہے۔ستیہ پال ملک کے انتقال پر وزیر مہیپال ڈھنڈا نے کہا کہ ایک تجربہ کار لیڈر ستیہ پال ملک صاحب نہیں رہے۔ایک تجربہ کار رہنما جس کی ملک کو بہت ضرورت تھی، طویل علالت کے بعد ان کا انتقال انتہائی افسوسناک اور تکلیف دہ ہے۔ملکی سیاست کو اچھے اور تجربہ کار لوگوں کی رہنمائی نہ ملے تو وہ کچھ چیزوں سے محروم رہ جاتی ہے۔ان کے خاندان سے میری تعزیت ہے اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان کے خاندان کو یہ دکھ برداشت کرنے کی ہمت دے۔

ایچ وائی ڈی آر اے اے چیف نے پانی بھرے علاقوں کا معائنہ کیا، تجاوزات کی شکایات کا جائزہ لیا۔

مقامی لوگ قبرستانوں اور ہسپتالوں کے لیے مختص زمینوں پر تجاوزات کی شکایت کرتے ہوئے ایچ وائی ڈی آر اے اے تک پہنچے۔

حیدرآباد: حیدرآباد ڈیزاسٹر مینجمنٹ اینڈ ایسٹ پروٹیکشن ایجنسی (ایچ وائی ڈی آر اے اے) نے منگل 5 اگست کو اچانک بارش کے بعد امیرپیٹ میٹرو اسٹیشن کے اطراف کا معائنہ کیا۔معائنہ کے دوران مقامی لوگوں نے بتایا کہ پیر کو ہونے والی شدید بارش کے بعد جوبلی ہلز، کرشنا نگر، یوسف گوڈا اور ایلا ریڈی گوڈا جیسے علاقوں سے سیلابی پانی کے ساتھ ساتھ مدھورا نگر اور سری نواس نگر ویسٹ سے آنے والے پانی کی وجہ سے سڑکوں پر پانی کھڑا ہوگیا۔انہوں نے وضاحت کی کہ امیرپیٹ۔سنجیوا ریڈی نگر مین روڈ کے قریب سیلابی پانی کی نالیاں صرف 10 فٹ تک کم ہونے کی وجہ سے سیلاب آیا۔ امیرپیٹ میٹرو اسٹیشن کے نیچے کلورٹ میں پائپ لائنوں میں سے ایک کے گاد سے بھر جانے کی وجہ سے مسئلہ مزید خراب ہوگیا ہے۔امیرپیٹ۔سنجیوا ریڈی نگر مین روڈ کے قریب صرف 10 فٹ تک کم ہو رہا ہے۔امیرپیٹ میٹرو اسٹیشن کے نیچے کلورٹ میں پائپ لائنوں میں سے ایک کے گاد سے بھر جانے کی وجہ سے مسئلہ مزید خراب ہوگیا ہے۔کمشنر اے وی رنگناتھ نے صورتحال کا جائزہ لیا اور گاد کو فوری طور پر ہٹانے کا حکم دیا اور مزید پائپ لائنوں کی تنصیب اور سرنگ جیسے کاموں کو یقینی بنانے کی ہدایت دی تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ چینلز مطلوبہ صلاحیت کو پورا کریں۔کمشنر نے لکڈی کا پل علاقہ کا بھی معائنہ کیا اور جنکشن پر پائپ لائن کی تعمیر کے کام کو تیزی سے مکمل کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے نئی پائپ لائنیں بچھاتے وقت رکاوٹیں لگانے کا مشورہ بھی دیا تاکہ اس سے مسافروں کو کوئی خطرہ نہ ہو۔قبل ازیں پیر 4 اگست کو پارکوں، سڑکوں پر تجاوزات اور عوامی مقامات پر قبضے کی کوششوں سے متعلق 58 شکایات موصول ہوئی تھیں۔ان شکایات کا کمشنر اے وی رنگناتھ نے جائزہ لیا، جنہوں نے اس کے بعد افسران کو مسائل کو حل کرنے کے لیے ضروری اقدامات کرنے کی ہدایت دی۔کروما کمیونٹی کے نمائندوں نے ایچ وائی ڈی آر اے اے سے رابطہ کیا، اور بتایا کہ 2,000 مربع گز اراضی، جو اس وقت کے سکندرآباد میونسپلٹی نے بوئی گوڈا کے قریب کروما شمشان گھاٹ کے لیے مختص کی تھی، پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔رام گوپال پیٹ ڈیویژن کارپوریٹر سچترا، اور ریاستی نائب صدر تلنگانہ کروما سنگھم، سری کانت اور دیگر نے ایچ وائی ڈی آر اے اے سے شکایت کی کہ اس زمین پر شیڈ بنائے گئے ہیں جہاں اب بھی ان کی آبائی قبریں موجود ہیں اور شمشان کی حفاظت کے لیے مکمل تحقیقات پر زور دیا۔بچوپلی میں سری سائی کرشنا کالونی، میڈچل۔ملکاجگیری کے رہائشیوں نے ایچ وائی ڈی آر اے اے کے پاس ایک شکایت درج کرائی جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ 1,700 مربع گز پارک لینڈ پر قبضہ کیا گیا ہے۔شکایت کنندگان کے مطابق، یہ علاقہ 4.8 ایکڑ کے لے آؤٹ میں پارک کے طور پر مختص کیا گیا تھا۔تاہم جب میونسپل حکام نے زمین پر باڑ لگانے کی کوشش کی تو تجاوزات نے عدالت سے رجوع کیا اور کام روک دیا۔رہائشیوں نے ایچ وائی ڈی آر اے اے سے پارک کی حفاظت کی اپیل کی اور اس بات کے ثبوت بھی فراہم کیے کہ اس علاقے کو ماضی میں بتوکما کی تقریبات کے لیے کس طرح استعمال کیا گیا تھا۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ کچھ رئیلٹرز نے حال ہی میں باڑ کو ہٹانے اور گیٹ کو تباہ کرنے کی کوشش کی تھی۔مقامی لوگوں نے ایچ وائی ڈی آر اے اے تک پہنچ کر بتایا کہ ایک 25 فٹ سڑک جو کہ گنڈی پیٹ گرام پنچایت کے لے آؤٹ میں قائم کی گئی تھی، پر تجاوزات کی گئی ہیں، جس سے مکمل رسائی کاٹ دی گئی ہے۔مقامی لوگوں نے شکایت کی کہ سڑک کے دونوں اطراف بجلی کے کھمبے اور پینے کے پانی کی پائپ لائنیں ہونے کے باوجود تجاوزات ان تک رسائی سے انکار کر رہے ہیں جس سے سینکڑوں خاندانوں کو پریشانی کا سامنا ہے۔بھگت سنگھ نگر گورنمنٹ ہاسپٹل لینڈ پروٹیکشن کمیٹی نے ایچ وائی ڈی آر اے اے کو شکایت درج کرائی کہ عوامی استعمال کے لیے مختص 3,500 مربع گز اراضی پر قبضہ کیا گیا ہے۔انہوں نے مزید بتایا کہ یہ اراضی ایک اسپتال کے لیے مختص کی گئی ہے اور یہاں تک کہ ماضی میں جی ایچ ایم سی سے فنڈز بھی حاصل کیے گئے ہیں۔تمام شکایات کی جانچ کمشنر نے گوگل میاپس، ترتیب، سروے آف انڈیا، نیشنل ریموٹ سینسنگ سینٹر (این آر ایس سی) کا استعمال کرتے ہوئے کی اور گاؤں کے ریکارڈ اور اثاثہ کے تحفظ کے افسران کو فیلڈ کی سطح پر شکایات کی جانچ کے لیے تفویض کیا گیا۔

پولیس پی ڈی اے پاٹھ شالہ کو نہیں روک سکتی: اکھلیش یادو

سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قومی صدر اکھلیش یادو نے بھارتیہ جنتا پارٹی کو نشانہ بنایا ہے۔انہوں نے کہا کہ انگریزوں نے بھی پڑھائی کے لیے کسی کے خلاف ایف آئی آر درج نہیں کی لیکن یہ حکومت سمجھتی ہے کہ پولیس پی ڈی اے پاٹھ شالہ کو بند کر دے گی۔ تاہم ایسا نہیں ہوگا۔ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو منگل کو راجدھانی میں جنیشور مشرا کی یوم پیدائش پر پریس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے اسکولوں کے انضمام پر ایک بار پھر حکومت کو نشانہ بنایا۔انہوں نے کہا کہ پولیس پی ڈی اے پاٹھ شالہ کو نہیں روک سکتی۔سماج وادی نے فیصلہ کیا کہ جب تک حکومت اسکولوں کو اساتذہ اور پرنسپل فراہم نہیں کرتی، پی ڈی اے پاٹھ شالہ اور ٹیوشن جاری رہے گی۔انہوں نے وزیراعلیٰ کو پاٹھ شالوں کی حالت پر غور کرنے کا مشورہ دیا اور یاد دلایا کہ ان کی حکومت نے ابھینو سنسکرت اسکول کھولا ہے۔ ایس پی صدر نے مزید کہا کہ حکومت نے خود مان لیا ہے کہ اس نے کئی اسکول بند کر دیے ہیں۔ کچھ کو ضم بھی کر دیا گیا ہے۔جب تک ان اسکولوں میں نئے اساتذہ کی بھرتی نہیں ہوتی، سماج وادی پارٹی کے کارکنان اسکول نہیں چھوڑیں گے۔طلباء کو پڑھانا جاری رکھیں گے۔انہوں نے کہا کہ بلیا سے جو خط آیا ہے وہ ان کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ حکومت بنیادی سوالات پوچھنے سے بچنے کے لیے ایسا کرتی ہے۔ اکھلیش نے پریاگ راج سیلاب سے متاثر لوگوں کا بھی ذکر کیا اور حکومت سے راحت کا مطالبہ کیا۔انہوں نے بی جے پی پر تالابوں پر قبضہ کرنے کا الزام لگایا۔ایودھیا، بنارس، لکھنؤ میں زمینوں کی رجسٹری بھی مشکوک طریقے سے ہوئی ہے۔اکھلیش نے کہا کہ بی جے پی کو بتانا چاہئے کہ پہلے ہندوستان کا علاقہ کیا تھا اور اب کیا ہے۔جس دن وہ جواب دیں گے ہم بھی ترنگا لے کر نکلیں گے۔انہوں نے کہا کہ سوشلسٹ اصولوں کے ذریعے ہی بے روزگاری اور مہنگائی کو کم کیا جا سکتا ہے۔کپڑے بدلنے سے کچھ نہیں بدلتا اور نہ ہی کوئی فائدہ ہوتا ہے۔اکھلیش نے الیکشن کمیشن پر بے ایمانی کا الزام لگاتے ہوئے کہا، "یہ کیمرے میں قید ہے کہ پولس انتخابات میں ووٹ ڈالنے میں ملوث تھی، لیکن کمیشن نے کوئی کارروائی نہیں کی، اسے فراموش نہیں کیا گیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ گوسائی گنج میونسپلٹی انتخابات میں جعلی آدھار اور ووٹر آئی ڈی بنانے کے لیے مشینیں لگائی گئی تھیں۔" انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے پاس آئی ڈی بنانے کے لیے مشینیں لگائی گئی ہیں۔

پیچیدہ اور نایاب کینسر کا علاج بھی گورکھپور میں ممکن ہے۔

کینسر کے مریضوں کو اب مشکل سرجری کے لیے ممبئی یا دوسرے بڑے شہروں میں بھاگنا نہیں پڑے گا۔ پیچیدہ اور نایاب کینسر کا علاج اب گورکھپور میں مہیوگی گورکھناتھ یونیورسٹی گورکھپور (ایم جی یو جی) کے مہیوگی گورکھ ناتھ اسپتال میں کیا جائے گا۔کم وقت میں کینسر کے ایک کے بعد ایک کامیاب سرجری کرنے والے اس اسپتال میں دنیا کے مشہور کینسر سرجن ڈاکٹر سنجے مہیشوری کی قیادت میں میڈیکل ٹیم نے کنیا کماری کے ایک معمر مریض کے نایاب پیروٹائیڈ گلینڈ کے کینسر کو کامیابی سے آپریشن کر کے نکال دیا ہے۔ یہ ہسپتال ملک کے ان منتخب اداروں میں سے ایک بن گیا ہے جو کینسر کی پیچیدہ سرجری کرتے ہیں۔ایم جی یو جی کے کیمپس میں اس کے الحاق شدہ میڈیکل کالج کو پچھلے سال ایم بی بی ایس کی 100 نشستوں کی منظوری کے ساتھ، مہیوگی گورکھ ناتھ اسپتال بھی کیمپس میں پوری طرح سے کام کر رہا ہے۔ بہت سی جدید ترین طبی سہولیات سے آراستہ یہ ہسپتال دنیا کے مشہور کینسر سرجن اور ایم پی برلا گروپ آف ہسپتالوں کے میڈیکل ڈائریکٹر ڈاکٹر سنجے مہیشوری کی خدمات بھی پیش کرتا ہے۔ ڈاکٹر مہیشوری کے مطابق، دور دراز جنوبی ہندوستان میں کنیا کماری سے تعلق رکھنے والے 76 سالہ مریض کو بھی پتہ چلا کہ مہیوگی گورکھ ناتھ اسپتال میں پچھلے کچھ مہینوں سے کینسر کا علاج کیا جا رہا ہے۔ (پرائیویسی کی وجہ سے مریض کا نام نہیں بتایا جا رہا ہے)۔اس کے تھوک کے غدود میں ایک پیچیدہ اور نایاب قسم کا کینسر تھا۔کئی جگہوں پر علاج کروانے کے بعد وہ ایک نئے اعتماد کے ساتھ ایم جی یو جی کیمپس کے مہیوگی گورکھ ناتھ اسپتال پہنچے۔حال ہی میں، کنیا کماری کے اس مریض پر ایک پیچیدہ کینسر کی کامیاب سرجری کی گئی تھی تاکہ آرٹی سائیڈ نایاب پیروٹائڈ گلینڈ کینسر کو سپرا ہائیوڈ بلاک ڈسیکشن کے ذریعے دور کیا جا سکے۔ سرجری کرنے والی ٹیم کی قیادت ڈاکٹر سنجے مہیشوری کر رہے تھے جبکہ میڈیکل ٹیم میں ڈاکٹر سی ایم سنہا، ڈاکٹر تیواری، ڈاکٹر نیہا، او ٹی اور دیگر سٹاف شبھ، دیپک، روی، رگھورام وغیرہ شامل تھے۔ ایم جی یو جی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سریندر سنگھ، رجسٹرار ڈاکٹر پردیپ کمار راؤ نے کینسر کے کامیاب سرجری کمپلیکس راگی قسم کے کامیاب ہونے پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔گورکھ ناتھ ہسپتال۔ وائس چانسلر نے کہا ہے کہ کنیا کماری کے مریض کا کامیاب علاج یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس اسپتال کی شہرت پورے ملک میں پھیل رہی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل کینسر کی موڈیفائیڈ ریڈیکل ماسیکٹومی (ایم آر ایم) سرجری بھی اس ہسپتال میں کامیابی سے کی جاچکی ہے۔مہیوگی گورکھ ناتھ اسپتال اتر پردیش کے ساتھ ساتھ ملک کی دیگر ریاستوں کے مریضوں کے لیے بھروسے کا ایک بڑا مرکز بن رہا ہے۔ ملک کے مشرقی اور جنوبی علاقوں سے آنے والے مریضوں کو یہاں خوش آمدید کہا جاتا ہے اور ان کے ساتھ احترام سے پیش آتا ہے۔کنیا کماری کے مریض کے علاج سے پہلے گوہاٹی کے آئی آئی ٹی کے طالب علم کا بھی کامیاب علاج کیا جا چکا ہے۔ کینسر سرجن ڈاکٹر سنجے مہیشوری کا کہنا ہے کہ وزیراعلی یوگی آدتیہ ناتھ کے ویژن کے ساتھ گورکھپور

وزیراعظم جناب نریندر مودی 7 اگست کو ایم ایس سوامی ناتھن صد سالہ بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاح کریں گے

نئی دہلی، ۔زراعت کے شعبے کی ایک نمایاں شخصیت اور غذائی تحفظ کے علمبردار پروفیسر ایم ایس سوامی ناتھن کی پیدائش کے 100 سال مکمل ہونے کی مناسبت سے، ایم ایس سوامی ناتھن ریسرچ فاؤنڈیشن (ایم ایس ایس آر ایف) 7 سے 9 اگست 2025 تک نئی دہلی میں ایک بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کر رہی ہے۔ یہ کانفرنس زراعت اور کسانوں کی فلاح و بہبود کی وزارت، بھارتی زرعی تحقیق کونسل (آئی سی اے آر) اور نیشنل اکیڈمی آف ایگریکلچرل سائنسز کے تعاون سے منعقد کی جا رہی ہے۔''ایورگرین ریوولوشن –دی پاتھ وے ٹو بایو ہیپی نس'' کے موضوع کے تحت منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں پروفیسر سوامی ناتھن کی پائیدار اور مساوی ترقی میں طویل مدتی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا جائے گا۔آج ایک پریس کانفرنس میں یہ اعلان کرتے ہوئے سیکریٹری (ڈی اے آر ای) اور ڈائریکٹر جنرل (آئی سی اے آر) ڈاکٹر ایم ایل جاٹ نے پروفیسر سوامی ناتھن کے اس مرکزی کردار کو اجاگر کیا جس کے ذریعے انہوں نے بھارت کو ایک غذائی قلت والے ملک سے غذائی کثرت والا ملک بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔انہوں نے کہا کہ ''پروفیسر سوامی ناتھن بھارت کے ایک بہادر سپوت تھے جن کی زرعی انقلاب کی قیادت نے ملک کے سرسبز منظرنامے کو نئے سرے سے تشکیل دیا۔'' ڈاکٹر جاٹ نے یہ بھی کہا کہ یہ کانفرنس پروفیسر سوامی ناتھن کی میراث کو آگے بڑھانے کے لیے منعقد کی جا رہی ہے تاکہ بھارتی زراعت کے لیے مستقبل کا روڈ میپ تیار کیا جا سکے، جس میں خاص طور پر خواتین کی شمولیت کو بڑھانے پر توجہ دی جائے گی۔وزیر اعظم جناب نریندر مودی اس تقریب کا افتتاح کریں گے اور اس موقع پر حکومتِ ہند کی جانب سے جاری کی گئی عظیم سائنسدان کی یاد میں ایک یادگاری سکے اور ڈاک ٹکٹ بھی اجرا کریں گے۔ایم ایس ایس آر ایف کی چیئرمین ڈاکٹر سومیہ سوامی ناتھن نے کانفرنس کی عالمی اہمیت اور دنیا بھر میں پائیدار زراعت کے مستقبل کو تشکیل دینے میں اس کے کردار پر زور دیا۔آئی سی اے آر-آئی اے آر آئی کی جوائنٹ ڈائریکٹر (ریسرچ) ڈاکٹر سی وِسواناتھن نے پروفیسر سوامی ناتھن کے بھارتی زراعت پر تبدیلی لانے والے اثرات پر روشنی ڈالی۔نیشنل اکیڈمی آف ایگریکلچرل سائنسز (این اے اے ایس) کے سکریٹری ڈاکٹر اشوک سنگھ نے کہا کہ بھوکے کے لیے خوراک خدا کے برابر ہے، اور پروفیسر سوامی ناتھن لاکھوں لوگوں کے لیے وہ خدا ثابت ہوئے ہیں۔یہ کانفرنس سائنس دانوں، پالیسی سازوں، ترقیاتی پیشہ ور افراد اور حصص داروں کے لیے 'سدا بہار انقلاب' کے اصولوں کو آگے بڑھانے کے لیے ایک عالمی پلیٹ فارم کے طور پر کام کرے گی۔کلیدی موضوعات میں 'حیاتی تنوع اور قدرتی وسائل کا تحفظ اور پائیدار استعمال'، 'موسمیاتی اعتبار سے لچکدار اور غذائیت کے تعلق سے حساس زراعت'؛ 'جامع اور ٹیکنالوجی پر مبنی معاشی حل' اور 'نوجوان، خواتین اور کمیونٹی کی ترقی میں شمولیت' شامل ہیں۔ یہ بین الاقوامی فورم سدا بہار انقلاب کے اصولوں کو آگے بڑھانے کے لیے ماہرین، پالیسی سازوں اور حصص داروں کو اکٹھا کرنے کا کام کرے گا۔یہ تقریب پروفیسر سوامی ناتھن کی بصیرت افروز قیادت کا جشن اور ایک مشترکہ عزم کی تصدیق ہے تاکہ ایک پائیدار، مساوی اور بھوک سے پاک دنیا کی تعمیر کی جائے۔یہ ایک ایسا دور ہو جو بایو ہیپی نیس کے تصور پر مبنی ہو۔

وزارت تجارت کو ٹیرف کے معاملے پر عوامی طور پر وضاحت کرنی چاہئے: آدتیہ ٹھاکرے۔

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے پیر کے روز بھارت پر ٹیرف میں نمایاں اضافہ کرنے کی دھمکی دی۔انہوں نے الزام لگایا کہ بھارت بھاری منافع کے لیے کھلے بازار میں روسی تیل فروخت کر رہا ہے۔ڈونالڈ ٹرمپ کی اس دھمکی پر شیوسینا (یو بی ٹی) کے رہنما آدتیہ ٹھاکرے نے کہا کہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہندوستانی حکومت کے کسی مرکزی وزیر نے اب تک اس معاملے پر کچھ نہیں کہا۔ ہندوستان کی صورت حال آج 'بے بس' لگ رہی ہے۔ہمیں امریکہ کی جانب سے ٹیرف میں اضافے کا جواب دینا چاہیے۔ وزارت تجارت کو اس پر کھلے عام وضاحت کرنی چاہیے کیونکہ یہ مسئلہ تجارت سے جڑا ہوا ہے اور اس سے عام لوگ بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ٹرمپ اور مودی جن کی دوستی کبھی خبروں میں تھی اب خبروں میں ہے۔ایک نشان بھی نظر نہیں آتا۔رام مندر بھومی پوجن کی پانچویں سالگرہ کے موقع پر آدتیہ ٹھاکرے نے کہا کہ رام مندر کے افتتاح کے وقت شنکراچاریہ جیسے نامور سنتوں کو مدعو نہیں کیا گیا تھا۔ جب افتتاح ہوا تو مندر بھی پوری طرح تیار نہیں تھا۔ یہ صرف الیکشن جیتنے کا پروگرام بن گیا تھا۔لیکن ہمارا ماننا ہے کہ پہلے مندر، پھر حکومت۔نشی کانت دوبے کے مراٹھی زبان پر کیے گئے تبصرے پر انہوں نے کہا کہ ایسے لوگوں کو اہمیت دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بی جے پی کی مراٹھی مخالف ذہنیت اب عوام کے سامنے آگئی ہے۔ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ کو خود سامنے آنا چاہئے اور واضح کرنا چاہئے کہ آیا یہ نشی کانت دوبے کا ذاتی بیان ہے یا پارٹی کا سرکاری بیان۔ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ایکناتھ شندے کے دہلی دورے پر آدتیہ ٹھاکرے نے کہا کہ نائب وزیر اعلیٰ شندے اپنے گینگ کے لوگوں کو بچانے کے لیے دہلی جا رہے ہیں۔ انہیں اور ان کے قریبی لوگوں کو کئی نوٹس موصول ہو چکے ہیں۔ دہلی جا کر شنڈے ایسے کاروبار کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔راہل گاندھی پر سپریم کورٹ کے سخت تبصرہ پر انہوں نے کہا کہ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ عدالت کی سرزنش پر رائے مختلف ہوسکتی ہے، لیکن سچ یہ ہے کہ مقامی لوگوں نے خود کہا ہے کہ چین مداخلت کر رہا ہے۔مرکزی حکومت اس پر کچھ کہنے کی ہمت نہیں رکھتی۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم ہندوستانیوں کو بھی ڈرنا چاہیے۔ چین کے خلاف آواز اٹھانے کی ہمت ہے۔مرکزی حکومت کو بھی اب ہمت دکھانی چاہیے۔

راجیہ سبھا کے ویل میں جانا اور شور مچانا کسی کا حق کیسے سمجھا جا سکتا ہے: ڈپٹی چیئرمین راجیہ سبھا

راجیہ سبھا کے ویل میں جانا، شور مچانا، ایوان کو چلنے نہ دینا، ایوان کی کارروائی میں حصہ لینے والے دیگر ارکان کو بولنے کی اجازت نہ دینا، کسی رکن کے خلاف احتجاج کرنا جمہوری حق کیسے سمجھا جا سکتا ہے؟ یہ بات راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نارائن نے منگل کو ایوان میں کہی۔ دراصل، راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے نے الزام لگایا کہ ایوان کے ویل میں سی آئی ایس ایف کے اہلکار تعینات تھے۔اسی دوران راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نارائن نے کہا کہ ایوان میں پارلیمنٹ کے سیکورٹی اہلکاروں کی موجودگی کوئی نئی بات نہیں ہے۔آپ جانتے ہیں کہ اس سروس کی بنیاد سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی کے پہلے منتخب بھارتی سپیکر وٹھل بھائی پٹیل نے 1930 میں رکھی تھی۔ یہ سیکورٹی اہلکار تب سے اپنا کام کر رہے ہیں، جو خصوصی طور پر تربیت یافتہ ہیں اور کسی قسم کی طاقت کا استعمال کیے بغیر ایوان کے وقار کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا کام کرتے ہیں۔ڈپٹی چیئرمین نے ایوان کو بتایا کہ اس سلسلے میں یکم اگست کو اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے کی طرف سے ایک خط موصول ہوا تھا جس میں انہوں نے ایوان کے کنویں میں سی آئی ایس ایف اہلکاروں کو تعینات کرنے کی بات کی تھی۔ ڈپٹی چیئرمین نے کہا کہ چونکہ چیئرمین اور قائد حزب اختلاف کے درمیان خطوط خفیہ رابطے کے زمرے میں آتے ہیں، اس لیے میرے نوٹس میں آنے سے پہلے ہی میڈیا کو خط جاری کرنا کتنا مناسب ہے، میں اسے ان کی اور آپ سب کی صوابدید پر چھوڑتا ہوں، ڈپٹی چیئرمین نے کہا کہ چیئر کا وقار اس کی اجازت نہیں دیتا، اس لیے میں ایوان کے قواعد وضوابط کو میڈیا کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔اس خط سے متعلق حقائق یہ ہیں کہ موجودہ اجلاس میں ہنگامہ آرائی کے واقعات مسلسل ہو رہے ہیں، کئی معزز ارکان نے جان بوجھ کر قاعدہ 235 اور 238 کی خلاف ورزی کی اور ڈپٹی چیئرمین نے کہا کہ 28 جولائی کو ان کے ارکان اسمبلی کے اجلاس میں حاضر ہوئے تھے۔ وہ بول رہے تھے کہ کیا یہ اس ممبر کے استحقاق کی خلاف ورزی نہیں تھی کہ 31 جولائی کو ایک وزیر ملک کے لیے ایک بہت ہی اہم مسئلہ پر بول رہے تھے اور اس کے خلاف نعرے لگانا شروع کر دیا۔کیا اہم کام میں خلل نہیں پڑا؟ انہوں نے کہا کہ یکم اگست کو ہی عاپ کے ایک معزز رکن صفر آور میں ایک بہت ہی اہم مسئلہ پر بول رہے تھے۔اس کے بعد ایک اور رکن نے ان کی نشست سے آگے بڑھ کر ان کے مائیک کے قریب نعرے لگاتے ہوئے انہیں روک دیا۔ایسے واقعات 25، 28، 29، 31 جولائی اور یکم اگست کو ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ ہم معزز اراکین کو خود کا جائزہ لینا چاہیے کہ آیا ایسی حرکتوں سے ایوان کے وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ایوان کا وہ علاقہ جسے عرف عام میں ویل کہا جاتا ہے، وہاں صفائی اور داخلے کو باقاعدہ بنایا جاتا ہے۔ وہاں جا کر نعرے لگانا اور ایوان کی کارروائی میں خلل ڈالنا سراسر نامناسب ہے۔ اس جگہ کے تقدس کو پامال کرنا ایوان کے وقار کو کم کرنے کے مترادف ہے۔انہوں نے کہا کہ زیادہ پیچھے گئے بغیر میں ایوان کے اندر گزشتہ چند سالوں میں کنویں میں پیش آنے والے چند افسوس ناک واقعات کا ذکر کرنا چاہوں گا۔اس ایوان میں ارکان نے ایوان کی میز پر بیٹھے وزراء، سیکرٹری جنرل اور عہدیداروں سے بل کی کاپیاں اور دیگر اہم پارلیمانی کاغذات چھین کر پھاڑ ڈالے۔ وہ پھینکے گئے۔ کنویں کے علاقے میں کرسی، سیکرٹری جنرل کی کرسی، ایوان کی میز اور اس پر بیٹھے اہلکاروں کی حفاظت کے لیے پارلیمنٹ کے سیکیورٹی اہلکاروں کو علاقے کو گھیرے میں لینا پڑا۔ ملکارجن کھڑگے نے بی جے پی کے آنجہانی لیڈر ارون جیٹلی اور سشما سوراج کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب وہ راجیہ سبھا اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر تھے تو وہ بھی اسی طرح احتجاج کیا کرتے تھے۔ وہ ایوان میں ایسی حرکتیں کرتے تھے اور پھر بی جے پی کے یہ

بھارت میں مسلم طلبہ مسابقتی امتحانات میں نئے معیار قائم کر رہے ہیں

ایک وقت تھا جب مسلم سماج تعلیم سے دور تھا لیکن اب حالات تیزی سے بدل رہے ہیں کیونکہ گزشتہ کچھ سالوں میں ہم مسلم معاشرے میں تعلیم کے تئیں رجحان بڑھتا دیکھ رہے ہیں۔ بھارت میں مسلم طلبہ تعلیمی کامیابی کے بیانیے کو اب نئی شکل دینے لگے ہیں خصوصا پیشہ ورانہ شعبوں UPSC، JEE، NEETUG میں کامیابی قابل ذکر ہے۔ مسلم طلبہ تعلیمی و مسابقتی امتحانات میں رکاوٹوں کی بندشوں کو توڑ کر نئے معیار قائم کر رہے ہیں۔

یہ مسلم طلباء مدارس اور میٹروپولیٹن کوچنگ سینٹرز دونوں پس منظر سے ابھر کر سامنے ارہے ہیں۔ جو دیرینہ دقیانوسی تصورات کو چیلنج کر رہے ہیں۔ ان طلبہ کے کامیابی ان کی ذاتی محنت و لگن، کمیونٹی سپورٹ اور سماجی تعصّبات کو چیلنج کرنے کے عزم کو ظاہر کرتی ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ اب بڑے بڑے شہروں کے علاوہ چھوٹے شہروں میں بھی ملی تنظیمیں نے مسلم طلبہ کے لیے مفت کوچنگ کیریئر کونسلنگ کے ذریعے مثبت ذہن سازی کر رہے ہیں، جس کے نتائج میں NEET-UG جیسے بڑے امتحانات میں کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ حالیہ 2025NEETUG کے نتائج پر نگاہ ڈالی جائے تو مسلم طلبہ متاثر کن مثال پیش کرتے ہیں۔ آسام کے گوہاٹی سے تعلق رکھنے والے موسی کلیم نے 99.97 پرسنٹائل کا متاثر کن اسکور حاصل کیا۔ ریاست میں 42000 سے زائد درخواست دہندگان میں موسی کلیم نے سب سے زیادہ نمبر حاصل کر کامیابی کا پرچم بلند کیا۔

سال 2024 کے NEET امتحانات میں 2.08 ملین سے زائد طلباء حاضر رہے۔ جن میں سے تقریباً 1.15 ملین کامیاب ہوئے۔ یہ نتائج تمام پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلباء کو ظاہر کرتے ہیں۔ جن میں بڑی تعداد میں مسلم بھی شامل ہیں جو اعلی سطح پر مقابلہ کر رہے ہیں۔ امینہ عارف قادیا والا۔ اردو میڈیم طالبہ جو ممبئی کے ایک پسماندہ خاندان سے تعلق رکھتی ہے انہوں نے 2024NEETUG میں ایک شاندار اسکور حاصل کیا اور اس کی کامیابی نے اس بات کو واضح کیا کہ لسانی حیثیت یا سماجی حیثیت کامیابی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے۔

یہ نتائج بتاتے ہیں کہ مسلم طلبہ بھی دوسرے طلبہ سے بھرپور مقابلہ کر کے مین اسٹریم سے جڑ رہے ہیں۔ امینہ عارف قادیا والا نے UG 2024NEET میں شاندار سکور حاصل کیا۔ مدھ پردیش کے برہان پور سے تعلق رکھنے والے 17 سال کے ماجد مجاہد حسین نے ADVANCE 2024JEE میں 360 میں سے 330 نمبر حاصل کر کے آل انڈیا تیسری رینک پا کر اپنے ضلع کا نام روشن کیا۔ یو پی کے امبیڈکر نگر کی راشدہ خاتون نے 2022UPSC کے فائنل رزلٹ میں 354 رینک حاصل کیا۔ اسی طرح سے اتر پردیش سے تعلق رکھنے والی سلطنت پروین نے 2022UPPSC میں چھٹی رینک حاصل کر کے اس تصور کو توڑ دیا کہ مسلم سماج کی لڑکیاں تعلیمی میدان میں پیچھے ہیں۔ اس طرح کی ایک طویل فہرست ہے۔

امینہ، راشدہ خاتون اور سلطنت پروین کی کامیابی نے اس بات کو واضح کر دیا کہ لسانی حیثیت یا سماجی حیثیت کامیابی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے۔ مسلم طلبہ کی یہ کامیابی اتفاق نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے سخت محنت اور مسلم کمیونٹی کے حوصلہ افزائی کے مثبت نتائج ہیں۔

مہاراشٹر کے HSC امتحانات میں اریبہ عمر ہنگورا اور مومن معاذ نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور یہ ثابت کیا کہ مذہبی تعلیم اور عصری تعلیم ساتھ ساتھ چل سکتی ہے اتنا ہی نہیں بلکہ جدید تعلیم حاصل کرنے میں کسی قسم کی کوئی پابندی عائد نہیں ہوتی۔ آج مدارس سے تعلیم یافتہ طلباء بڑی تعداد میں NEETUG میں کامیابی کی عبارت نقل کر رہے ہیں۔

یہ کہانیاں اس چیلنج کو غلط ثابت کرتی ہیں کہ دینی تعلیم عصری و جدید تعلیم کے مابین تصادم ہے۔ بھارت کی پہلی مسلم خاتون نیورو سرجن مریم عفیفہ انصاری جیسی خاتون دوسری خواتین کے لیے مشعل راہ ہیں۔ اتر پردیش کے سرسوتی ودیا مندر کے پرنسپل یوگل کشور مصرا نے اپنے ریسرچ کے دوران بتایا کہ گزشتہ تین سالوں میں مسلم داخلوں میں 30 فیصد نمایاں اضافہ کا انکشاف ہوا ہے۔ یہ ریسرچ ثابت کرتی ہے کہ مسلم معاشرے میں تعلیم سے وابستگی ایک وسیع رجحان کی نشاندہی کرتا ہے۔

مسلم طلبہ کی تعلیمی میدان میں بڑھتی کامیابی ثبوت ہے کہ بھارت کے تعلیمی ادارے ان باہمت طلبہ کی حمایت کر رہے ہیں۔ حکومت کی اسکیموں اسکالرشپس اور ریزرویشن پالیسیاں مراعت یافتہ برادریوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے تشکیل دی گئی ہیں لیکن مین اسٹریم میں آنے کے لیے دوسری کمیونٹیز سے زیادہ مسلم طلبہ کو محنت کرنی پڑے گی۔ سابق پروفیسر ارونسی مہتا نے بھارت میں مسلمانوں کی تعلیم کی صورتحال نامی ریسرچ شائع کیا جس کے مطابق جنوبی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں مسلم تعلیم شمالی ریاستوں سے بہتر ہے۔

18 سے 23 سال کی عمر کے درمیان مسلم طلبہ کا مجموعی قومی اندراج تناسب 8.41GER فیصد تھا۔ اس میں خواتین نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا جن کا 9.43GER رہا، جبکہ مردوں کو GER 8.44 فیصد تھا۔

جنوبی ہند کی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں 2016.17 میں اعلیٰ تعلیم میں 1739218 مسلم طلبہ کا اندراج ہوا تھا جو 2019.20 میں بڑھ کر 2100860 ہو گیا۔ تاہم اگلے سال اس میں 8.53 فیصد کی گراوٹ دیکھی گئی اور اعلی تعلیم مسلم طلبہ کے اندراج کی تعداد 1921713 رہ گئی۔ یعنی کی 179147 طلبہ کی کمی واقع ہوئی۔

ہندی پٹی ریاستوں کی بات کریں جن میں کم از کم نو ریاستیں اور ایک مرکز کے زیر انتظام علاقہ شامل ہے اتر پردیش، بہار، مدھیہ پردیش، جھارکھنڈ، ہماچل پردیش، ہریانہ، چھتیس گڑھ، راجستھان، اترا کھنڈ اور دہلی ہیں، ایک تحقیق کے مطابق یہاں تمام اسکولوں میں تقریبا 7 فیصدی مسلم طلبہ اعلی تعلیم کے لیے رجسٹرڈ ہیں جو کہ مجموعی قومی اندراج تناسب سے کم اور جنوبی ریاستوں کے مقابلے میں 12 فیصد کم ہیں۔

ان میں جھارکھنڈ میں اعلی تعلیم حاصل کرنے والے مسلم طلبہ کا تناسب سب سے زیادہ تقریبا 15 فیصد اور اترا کھنڈ 12.48 فیصد کا نمبر آتا ہے۔ یہ صرف دو ریاستیں ہیں جہاں یہ اعداد و شمار ڈبل ڈیجٹ میں ہیں تیسرے درجے پر دارالحکومت دہلی ہے اور سب سے نچلے پائیدان پر ہریانہ ریاست 4.49 فیصد کا نمبر آتا ہے۔ یہ رپورٹ بھلے ہی پریشان کن ہو لیکن اب مسلم معاشرے میں تصویر تیزی سے بدلنے لگی ہے۔

سال 2016 اور 2021 کے درمیان مرکزی حکومت نے مسلم طلباء کو 2.3 کروڑ روپے سے زائد اسکالرشپ سے نوازا جو 9904 کروڑ روپے ہوتی ہیں۔ اعلی تعلیم مسلم طلبہ کے محض 4.6 فیصد نمائندگی ہے۔ اگر ہم او بی سی اور ایس سی طلبہ کی بات کریں تو مسلم طلبہ کی نمائندگی میں نمایاں کمی ہے جو غور و فکر کرنے کا مقام ہے باوجود اس کے اعلی نمبر حاصل کرنے والے طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد تعلیمی و مسابقتی امتحانات میں کامیابی کو از سر نو متعین کرتی ہے۔

حکومت اور این جی اوز کی مشترکہ کاوشیں تعلیم تک رسائی کو بہتر بنا رہی ہیں کامیابی حاصل کرنے والے مسلم طلبہ اقلیتی برادریوں میں مثبت تبدیلی کی عکاسی کرتے ہیں موجودہ وقت میں طلبہ عزم اور تعاون کے ساتھ زبان مذہب اور معاشیات کی حدود کو عبور کرتے ہوئے کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ شمال مشرقی بھارت میں موسی کلیم جیسے کامیاب افراد مقامی لوگوں کے لیے مشعل راہ بن گئے ہیں جو اساتذہ اور پالیسی سازوں کو مزید جامع تدریس کے ماحول کو تیار کرنے کے لیے متاثر کرتے ہیں۔

معمولی تفاوت برقرار ہے باوجود اس کے 2022UPSC میں کامیاب امیدواروں میں مسلمانوں کی کل تعداد محض 2.9 فیصد تھی۔ NEET اور بورڈ امتحانات میں ٹاپرز کی بڑھتی تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی سطح پر ترقی ہو رہی ہے۔ مسلسل کوچنگ اور اسکالرشپ کی پہل ایک امید افزا رفتار کو ظاہر کرتی ہے۔ بھارت اس وقت ایک اہم موڑ پر کھڑا ہے جہاں پسماندہ پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبہ اپنی مکمل صلاحیتوں کو حاصل کرنے کے لیے با اختیار ہو رہے ہیں۔

امینہ، موسیٰ، راشدہ خاتون، سلطنت پروین، ماجد مجاہد حسین، مباشرہ اور بہت سا دوسرے طلبہ کی کامیابی کو فردا فردا نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ مثبت گائیڈنس مالی امداد اجتماعی کاوشیں لچکدار اور انتھک عزائم پر مبنی تعلیمی ماحولیاتی نظام کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ بھارت میں مسلم طلبہ محض تعلیمی کامیابی کو متاثر نہیں کر رہے وہ اس بات کو نئے سرے سے معیار دے رہے ہیں۔

یہ بالکل واضح ہے کہ مسلم معاشرے میں تعلیم کے تئیں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ خاص طور پر مسلم بچیاں تمام بندشوں کو توڑ کر تعلیمی میدان میں بڑھ رہی ہیں۔ مسلم طلبہ میں ڈراپ اوٹ زیادہ اس لیے ہو رہے ہیں کیونکہ ان کے سامنے معاشی تنگی سماجی بندشیں اور وسائل کی کمی بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے باوجود اس کے ایک مثبت تبدیلی نمایاں ہو رہی ہے مرکزی حکومت کے ساتھ ریاستی حکومتیں اس جانب خاص توجہ مرکوز کریں تو جلد مثبت نتائج سامنے ہوں گے۔ کامیاب طلبہ کا سفر ثابت کرتا ہے کہ جب موقع پختہ عزائم سے ملتا ہے تو صلاحتیں کسی بھی کونے سے ابھر کر نمایاں ہو سکتی ہیں۔ یہ طلبہ ہمیں دکھاتے ہیں کہ متنوع اور جمہوری بھارت کا مستقبل ہر بچے کی صلاحیت کو اجاگر کرنے میں ہے چاہے وہ سماج کے کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتا ہو۔

آر جے ڈی اور کانگریس کی پہچان، ایک 'کریڈٹ خور' اور دوسرا 'کریڈٹ چور': سمراٹ چودھری

پٹنہ۔ بہار میں اس سال ہونے والے اسمبلی انتخابات سے پہلے حکمراں پارٹی اور اپوزیشن کے درمیان کام کا کریڈٹ لینے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ اپوزیشن حکومت کے کسی بھی اعلان کو نقل قرار دے کر اپنا کریڈٹ لینے کی کوشش کر رہی ہے۔ ایسے میں بہار کے نائب وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے منگل کو اس کو لے کر کانگریس اور آر جے ڈی پر سخت نشانہ لگایا۔ سمراٹ چودھری نے کانگریس کو نشانہ بنایا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ سمرت چودھری نے کہا کہ آر جے ڈی اور کانگریس کی ایک ہی شناخت ہے: ایک کریڈٹ لینے والا اور دوسرا کریڈٹ چور۔ نائب وزیر اعلیٰ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پرانے زمانے کی یاد بھی دلائی اور لکھا کہ بہار میں لالو پرساد جی کا 90 کی دہائی کا بدنام زمانہ دور 15 سال تک رہا۔ اس سے پہلے 40 سال تک کانگریس کی حکومت بری حالت میں تھی۔ آر جے ڈی-کانگریس نے 2014 تک مرکز میں مل کر حکومت کی، لیکن وہ بہار میں روزگار نہیں لا سکے۔ نہ وہ کاروبار لا سکتے تھے۔ نہ ہی وہ ذات کے لحاظ سے مردم شماری کروا سکے۔ نہ ہی وہ بہار کے نوجوانوں کو بہار میں مواقع دینے کی پالیسی کو نافذ کر سکے۔ انہوں نے مزید لکھا، لیکن این ڈی اے حکومت جو کچھ بھی کرتی ہے، وہ کود کر کریڈٹ لیتے ہیں۔ اگر انہوں نے اپنی حکومت کے دوران ان میں سے کچھ کیا ہوتا تو آج انہیں کریڈٹ لینے کے لیے جدوجہد نہ کرنی پڑتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ آر جے ڈی اور کانگریس کی پہچان ہے- ایک کریڈٹ لینے والا اور دوسرا کریڈٹ چور۔ دراصل وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے پیر کو اساتذہ کی بھرتی میں ڈومیسائل پالیسی کے نفاذ کا اعلان کیا تھا۔ اس کے فوراً بعد بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے حکومت کو نشانہ بنایا اور اسے کاپی کیٹ حکومت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ این ڈی اے حکومت نے بہار میں ڈومیسائل پالیسی کو نافذ کرنے کے ہمارے مطالبے کو یکسر مسترد کر دیا، ایوان میں گھمنڈ کیا کہ وہ کسی بھی حالت میں ڈومیسائل پالیسی کو نافذ نہیں کرے گی، اور اب وہی لوگ ہماری دیگر اسکیموں کی طرح اس اعلان کی نقل کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ واضح ہے کہ 20 سال کی اس کاپی کیٹ این ڈی اے حکومت کی اپنی کوئی پالیسی، ویژن اور ویژن نہیں ہے۔ بہار کے عوام اس حکومت کو دیکھ کر خوش ہیں، جو 20 سال میں یہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے، ہمارے دھنوں، مطالبات اور اعلانات پر

زبان یا جرم: بنگالی بولنے والے مسلمانوں کی شناخت پر بڑھتے سوالات

ہندوستان ایک ایسا عظیم ملک ہے جس کی بنیاد کثیر لسانی، کثیر مذہبی اور کثیر ثقافتی ہم آہنگی پر رکھی گئی ہے۔ یہاں زبان، مذہب، نسل اور تہذیب کی گونا گونی کو قومی وحدت کا جزو لاینفک تسلیم کیا گیا ہے۔ یہی تنوع ہندوستانی آئین اور جمہوری روایات کی روح ہے۔ تاہم گزشتہ چند برسوں کے دوران ملک میں جو سیاسی، انتظامی اور سماجی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، ان میں ایسے رجحانات واضح طور پر ابھر کر سامنے آئے ہیں جو نہ صرف جمہوری اقدار سے متصادم ہیں بلکہ اقلیتوں کے بنیادی حقوق کو پامال کرنے کی سمت میں بڑھتے ہوئے قدم محسوس ہوتے ہیں۔ ایسا ہی ایک افسوسناک واقعہ حال ہی میں ہریانہ کے صنعتی شہر گروگرام میں پیش آیا، جہاں مغربی بنگال اور آسام سے تعلق رکھنے والے 74 بنگالی بولنے والے مسلمان مزدوروں کو محض شک کی بنیاد پر حراست میں لیا گیا۔ ان میں سے اکثریت صفائی، کوڑا کرکٹ چننے اور کچی بستیوں میں رہنے والے مزدوروں پر مشتمل تھی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو کسی باقاعدہ چارج، نوٹس یا قانونی کارروائی کے بغیر صرف اس شبہے میں حراست میں لیا گیا کہ یہ غیر ملکی ہیں، جبکہ ان میں سے بیشتر کے پاس آدھار کارڈ، ووٹر شناختی کارڈ، پین کارڈ، اور یہاں تک کہ پاسپورٹ جیسے مستند اور قانونی دستاویزات موجود تھے۔ حراست میں لیے گئے ان افراد کے رشتہ داروں نے شہریت کے ثبوت کے طور پر مغربی بنگال کے مختلف تھانوں سے سرکاری دستاویزات فراہم کیں لیکن حکام نے ان ثبوتوں کو غیر مؤثر قرار دے کر نظرانداز کر دیا۔ اس عمل سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ معاملہ صرف شناختی دستاویزات کا نہیں بلکہ ایک منظّم تعصب اور امتیازی رویے کا ہے۔ ان تمام تر واقعات میں نہ صرف انسانی وقار کو پامال کیا گیا بلکہ ہندوستانی آئین کی روح کو بھی مجروح کیا گیا، جو ہر فرد کو برابر کے حقوق، مساوی سلوک، اور قانونی تحفظ فراہم کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔ یہ ایک نہایت اہم اور فکرانگیز سوال ہے کہ کیا اب اس ملک میں بنگالی زبان بولنا جرم تصور کیا جانے لگا ہے؟ بنگالی ہندوستان کی آٹھویں شیڈیول میں شامل تسلیم شدہ زبانوں میں سے ایک ہے۔ اسے بولنے والے کروڑوں افراد نہ صرف مغربی بنگال بلکہ آسام، تریپورہ، جھارکھنڈ، بہار، دہلی اور دیگر کئی ریاستوں میں پائے جاتے ہیں۔ زبان کسی فرد کی شہریت یا وفاداری کا تعین نہیں کر سکتی، کیونکہ زبان کا تعلق تمدن اور تہذیب سے ہوتا ہے نہ کہ سرحدوں سے۔ اگر محض زبان کی بنیاد پر کسی فرد کی شہریت پر سوال اٹھایا جائے تو یہ پورے لسانی تانے بانے کو بکھیرنے کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ یہ معاملہ صرف ایک قانونی مسئلہ نہیں بلکہ ایک آئینی اور اخلاقی بحران کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ ہندوستانی آئین کا آرٹیکل 21 ہر فرد کو زندگی اور شخصی آزادی کا حق دیتا ہے اور اس میں یہ بھی شامل ہے کہ کسی فرد کو اس کے حقوق سے اس وقت تک محروم نہیں کیا جا سکتا جب تک مکمل قانونی طریقہ کار اختیار نہ کیا جائے۔ لیکن ان حراستوں میں قانونی عمل کی خلاف ورزی کھلم کھلا کی گئی ہے۔ بغیر کسی نوٹس کے، بغیر عدالت کے حکم کے اور بغیر کسی ٹھوس ثبوت کے لوگوں کو حراست میں رکھنا قانون کی روح کے خلاف ہے۔ ان واقعات سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ بنگالی بولنے والے مسلمان ایک خاص سیاسی و انتظامی تعصب کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ جب کسی خاص زبان بولنے والے یا مذہب کے ماننے والے طبقے کو بار بار شک کی نگاہ سے دیکھا جائے، ان کی دستاویزات کو جعلی قرار دے دیا جائے، ان کے بچوں کو تعلیم سے محروم کر دیا جائے، ان کے گھروں کو بلڈوزر سے ڈھا دیا جائے، تو یہ صرف ان افراد پر ظلم نہیں بلکہ ملک کی جمہوری اقدار، آئینی اصولوں اور انسانی حقوق کی صریح پامالی ہے۔ درحقیقت، یہ واقعات ملک کے جمہوری ڈھانچے اور برابری پر مبنی نظام پر سنجیدہ سوالات اٹھاتے ہیں، جنہیں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ آسام میں بھی گزشتہ کچھ برسوں سے ایسی ہی پالیسیوں کا مشاہدہ کیا گیا ہے، جہاں ریاستی حکومت نے مبینہ غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف بے دخلی مہم شروع کر رکھی ہے۔ حکومت کا دعویٰ ہے کہ یہ مہم بنگلہ دیش سے غیر قانونی طور پر آ کر بسنے والوں کے خلاف ہے۔ لیکن زمینی حقیقت یہ ہے کہ اس مہم کا اصل نشانہ بنگالی بولنے والے مسلمان ہیں، جن میں سے بیشتر دہائیوں سے آسام میں مقیم ہیں۔ ان کے پاس زمین کی دستاویزات، سرکاری اسکولوں سے تعلیم کے سرٹیفکیٹ، شناختی کارڈز، اور یہاں تک کہ ووٹر لسٹ میں نام بھی درج ہیں، پھر بھی ان کو غیر ملکی قرار دے کر گھروں سے نکالا جا رہا ہے۔ حالیہ رپورٹس کے مطابق تقریباً 8,000 گھروں کو بلڈوزر کے ذریعے منہدم کر دیا گیا ہے۔ بے دخلی کی ان کارروائیوں کے دوران پیش آنے والے دل دہلا دینے والے واقعات نے ریاستی مشینری کی بے حسی کو بے نقاب کر دیا ہے۔ ایک واقعے میں 19 سالہ شاکور علی کی موت اس وقت ہوئی جب پولیس کی موجودگی میں اس کے گھر کو مسمار کیا جا رہا تھا۔ یہ واقعہ صرف ایک نوجوان کی موت نہیں بلکہ انسانی ہمدردی، عدالتی احکامات اور انتظامی ذمہ داری کی موت بھی ہے۔ گوہاٹی ہائی کورٹ نے پہلے ہی ہدایت دی تھی کہ کسی بھی بے دخلی سے قبل متبادل رہائش فراہم کی جائے، لیکن ان ہدایات کو یکسر نظرانداز کر کے ہزاروں افراد کو کھلے آسمان تلے چھوڑ دیا گیا۔ بے دخلی کی یہ مہم صرف آسام تک محدود نہیں رہی۔ اس کا اثر شمال مشرق کی دیگر ریاستوں تک بھی پہنچ چکا ہے۔ ناگالینڈ، منی پور، اور میگھالیہ نے بھی ایسے افراد کو اپنی سرحدوں میں داخل ہونے سے روکنے کے لیے خصوصی الرٹس جاری کیے ہیں، جنہیں وہ غیر قانونی تارکین وطن قرار دیتے ہیں۔ اس قسم کے اقدامات سے نسلی کشیدگی میں اضافہ ہوتا ہے اور علاقائی ہم آہنگی کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔ ان ریاستوں میں حالیہ بے دخلیوں اور نقل مکانی کی وجہ سے اب تک تقریباً پچاس سے زائد افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ ان میں سے بیشتر لوگ غریب، مزدور اور پسماندہ طبقات سے تعلق رکھتے ہیں جو اپنی روزی روٹی کمانے کے لیے دوسرے شہروں یا ریاستوں میں ہجرت کرتے ہیں۔ ان کے لیے پہلے ہی تعلیم، صحت، رہائش اور تحفظ جیسی بنیادی سہولتیں دستیاب نہیں تھیں، اب جب ان کو جبراً ان کے گھروں سے نکالا جا رہا ہے تو ان کی زندگیاں مکمل طور پر اجڑ چکی ہیں۔ انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کے باوجود متاثرین کی بازآبادکاری کے لیے کوئی منصوبہ موجود نہیں ہے۔ حکومت کی خاموشی اور عدالتی نظام کی تاخیر ان لوگوں کی زندگی کو مزید کربناک بنا رہی ہے۔ بنیادی سوال یہ ہے کہ جب ان لوگوں کے پاس قانونی دستاویزات موجود ہیں، جب وہ ملک میں پیدا ہوئے، وہیں تعلیم حاصل کی، وہیں کام کرتے ہیں، تو انہیں غیر ملکی کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟۔ ان واقعات کا ایک اور تشویشناک پہلو یہ ہے کہ بعض سیاسی بیانات کے ذریعے معاشرے میں ایک مخصوص قسم کا خوف اور بے یقینی پیدا کی جا رہی ہے۔ بعض سیاسی رہنما یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ آسام میں ہندو اگلے 10 برسوں میں اقلیت بن جائیں گے کیونکہ مبینہ طور پر لاکھوں کی تعداد میں بنگلہ دیشی مسلمان آ کر بس گئے ہیں۔ یہ بیانات کسی مستند تحقیق یا ثبوت پر مبنی نہیں بلکہ محض سیاسی مقاصد کے لیے دیے جا رہے ہیں تاکہ اکثریتی طبقے میں خوف پیدا کیا جا سکے اور انہیں خاص رخ پر ووٹ دینے کے لیے آمادہ کیا جا سکے۔ ان بیانات اور پالیسیوں کا مقصد 2026 میں ہونے والے ریاستی انتخابات سے پہلے ووٹروں کو مذہب اور نسل کی بنیاد پر تقسیم کرنا ہے۔ یہ خطرناک حکمت عملی نہ صرف فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچا رہی ہے بلکہ آئینی اصولوں اور انسانی شرافت کو بھی داغدار کر رہی ہے۔ غیر مصدقہ دعوے، جیسے کہ "دس لاکھ ایکڑ زمین پر غیر قانونی تارکین وطن کا قبضہ"، نہ صرف خوف و ہراس پیدا کرتے ہیں بلکہ معاشرے میں شک و شبہ کا ایسا بیج بوتے ہیں جو دیرپا نفرت میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ ان تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومتیں اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کریں۔ ایسے تمام اقدامات جو کسی لسانی یا مذہبی اقلیت کو نشانہ بناتے ہوں، انہیں فوری طور پر روکا جائے۔ عدالتوں کو چاہیے کہ وہ ان حراستوں اور بے دخلیوں کی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائیں۔ ان افراد کو فوری انصاف فراہم کیا جائے جنہیں بغیر کسی جرم کے، بغیر کسی مقدمے کے صرف زبان یا مذہب کی بنیاد پر نشانہ بنایا گیا۔ مرکزی حکومت کو بھی اس معاملے میں مداخلت کرنی چاہیے اور یہ یقینی بنانا چاہیے کہ ہر ریاست آئینِ ہند کی پاسداری کرے۔ اگر ریاستی حکومتیں انسانی حقوق اور آئینی اصولوں کی خلاف ورزی کرتی ہیں تو مرکز کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان خلاف ورزیوں کا نوٹس لے، اصلاحی اقدامات کرے اور ان مظلوم شہریوں کی زندگیوں کو بحال کرے۔ ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ قومی سطح پر ایک ایسا مکالمہ شروع ہو جو لسانی، مذہبی اور نسلی تنوع کو تسلیم کرے اور اسے قومی طاقت میں تبدیل کرے۔ ہندوستان کی اصل طاقت اس کی تنوع میں ہے، اور جب اس تنوع کو جرم بنا دیا جائے تو یہ ملک کی روح کو مجروح کر دیتا ہے۔ بنگالی زبان ہو یا اُردو، تمل ہو یا تلگو یہ سب ہماری قومی میراث کا حصہ ہیں، نہ کہ کوئی خطرہ۔ اگر آج بنگالی بولنے والے مسلمان مزدور نشانہ بن رہے ہیں تو کل کوئی اور کمیونٹی بھی اس کی زد میں آ سکتی ہے۔ آج جب ہندوستان خود کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہلانے پر فخر کرتا ہے، اور اقوامِ متحدہ کے پلیٹ فارم پر انسانی حقوق کی وکالت کرتا ہے، تو کیا یہ اُس کی اخلاقی، آئینی اور انسانی ذمہ داری نہیں بنتی کہ وہ اپنے ہی شہریوں کو انصاف، شناخت اور وقار کے ساتھ جینے کا حق فراہم کرے؟ اگر ریاستیں اپنی عوام کو محض ان کی زبان، مذہب یا نسل کی بنیاد پر شک کی نگاہ سے دیکھنے لگیں، تو جمہوریت اپنے حقیقی مقصد اور روح سے دور ہوتی چلی جائے گی۔ یہ وقت ہے کہ ہندوستان بحیثیت قوم اپنے اجتماعی ضمیر کو جھنجھوڑے اور ہر اس پالیسی و عمل کی مخالفت کرے جو انسانی حقوق، آئینی اصولوں اور سماجی انصاف کے منافی ہو۔ ہمیں بطور شہری اس سچائی کو تسلیم کرنا ہوگا کہ بنگالی زبان بولنا کوئی جرم نہیں بلکہ ایک عظیم ثقافتی ورثہ ہے۔ کسی انسان کی زبان، اس کی شہریت یا حب الوطنی کا معیار نہیں ہو سکتی۔ زبان دلوں کو جوڑنے کا ذریعہ ہے، دیواریں کھڑی کرنے کا ہتھیار نہیں۔

ملک ہر میدان میں ترقی اور ترقی کی راہ پر گامزن ہے: نتن گڈکری

مرکزی وزیر نتن گڈکری نے منگل کو گلوبل انڈین کانکلیو ایوارڈ (جی آئی سی اے) کے دوسرے ایڈیشن میں شرکت کی۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ملک ہر میدان میں ترقی اور ترقی کی جانب گامزن ہے۔ مرکزی وزیر نتن گڈکری نے کہا کہ علم طاقت ہے۔ ہمارے معاشرے اور ملک میں اختراعات، انٹرپرینیورشپ، سائنس، ٹیکنالوجی، تحقیق، ہنر اور کامیاب طریقے ہمیں یہ علم دیتے ہیں۔ ہماری جدت اور ٹیکنالوجی کی وجہ سے ہم مشکل حالات میں بھی بہترین نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں ہر میدان میں ترقی اور ترقی کی طرف بڑھنا ہے۔ حالات بہت تیزی سے بدل رہے ہیں۔ وزیراعظم نریندر مودی کا خواب ملک کو خودکفیل ہندوستان، پانچ کھرب کی معیشت اور تیسری معیشت بنانا ہے۔ ایسے لوگوں کی کوششوں سے یہ تکمیل ہونے جا رہی ہے، اس لیے میں ان سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ گڈکری نے کہا کہ میں 11 سال تک وزیر ٹرانسپورٹ رہا ہوں۔ سڑکیں بہتر ہو رہی ہیں، ایکسپریس وے بن رہے ہیں، لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک میں ہر سال پانچ لاکھ سڑک حادثات ہوتے ہیں، اور 1,80,000 اموات ہوتی ہیں۔ ان میں سے 66 فیصد اموات 18 سے 34 سال کے درمیان ہوتی ہیں۔ یہ ہمارے لیے بہت بدقسمتی کی بات ہے۔ ہم نے روڈ انجینئرنگ میں سیاہ دھبوں کی نشاندہی کی ہے۔ ہم تقریباً 40 ہزار کروڑ خرچ کر کے سیاہ دھبوں کو بھرنے کے لیے تیزی سے کام کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی، آٹوموبائل انجینئرنگ میں، ہم چھوٹے اقتصادی ماڈل کی گاڑیوں میں چھ ایئر بیگز کی فراہمی لائے ہیں، ہم نے اس میں بہت سی بہتری کی ہے۔ اچھی پیداوار اور اعلیٰ معیار کی وجہ سے ہم جاپان کو پیچھے چھوڑ کر تیسرے نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ ہم اسے پانچ سالوں میں پہلی پوزیشن پر لے جائیں گے۔ آٹوموبائل اور روڈ انجینئرنگ میں بہت بہتری آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے روڈ سیفٹی کو بہتر بنانے کے لیے بھی قوانین بنائے ہیں، ڈرائیونگ کے دوران فون کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے لیے قوانین بنائے گئے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو بھی اس سے آگاہ کیا جا رہا ہے۔ اگر کوئی سڑک حادثہ ہوتا ہے تو ہم نے زخمی کو ہسپتال لے جانے والے کو 25 ہزار روپے انعام دینے کا بھی انتظام کیا ہے۔ اس کے ساتھ سڑک حادثات میں زخمیوں کے علاج کے لیے ڈیڑھ لاکھ روپے کا بھی انتظام کیا ہے۔ اس کے علاوہ لوگوں کو یہ بھی آگاہ کیا جا رہا ہے کہ اگر مرنے والوں کے اعضاء ان لوگوں کی رضامندی سے عطیہ کیے جائیں جن کے لواحقین سڑک حادثات میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں تو اس سے دوسرے لوگوں کو بھی زندگی ملے گی۔ یہ معاشرے کے لیے ایک اہم کام ہے۔ جو ہمیں کرنا چاہیے۔

کھڑگے نے پولس اور فوج کو بلا کر ایوان چلانے کا الزام لگایا، نڈا نے اسے مسترد کر دیا۔

راجیہ سبھا میں منگل کو اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے اور ڈپٹی چیئرمین کے درمیان گرما گرم بحث ہوئی۔ اپوزیشن لیڈر نے ڈپٹی چیئرمین سے پوچھا کہ آپ اس ایوان کو چلا رہے ہیں یا وزیر داخلہ امت شاہ چلا رہے ہیں۔ کھڑگے نے الزام لگایا کہ ایوان کے ویل میں سی آئی ایس ایف کے جوانوں کو تعینات کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو ایوان کے ویل میں سی آئی ایس ایف کے سیکورٹی اہلکاروں کی موجودگی پر سخت اعتراض ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ کو عوامی مفاد کے مسائل پارلیمنٹ میں اٹھانے سے روکا جا رہا ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ آپ سی آئی ایس ایف کو اندر لے آئیں۔ ہمارا پارلیمنٹ کا عملہ یہاں قابل ہے لیکن آپ پولیس اور فوج کو لا کر ایوان کو چلانا چاہتے ہیں۔ پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے ان الزامات کی تردید کی۔ اپوزیشن کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے کرن رجیجو نے کہا، اپوزیشن لیڈر نے ایوان میں فوج اور پولیس کے بارے میں بات کی، لیکن یہ غلط ہے۔ ایوان میں صرف مارشلز ہیں اور ایوان میں صرف مارشل ہی آئے تھے۔ انہوں نے ڈپٹی چیئرمین سے سوال کیا کہ اس طرح کے جھوٹے حقائق دینے پر قائد حزب اختلاف کے خلاف کیا کارروائی کی جائے؟ اس کے ساتھ ہی قائد ایوان اور مرکزی وزیر جے پی نڈا نے بھی اپوزیشن کے الزامات کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایوان میں صرف مارشل ہیں اور یہاں صرف مارشل ہیں۔ نڈا نے کہا کہ اپوزیشن میں بیٹھے ممبران پارلیمنٹ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ اپنی مخالفت کا اظہار کیسے کریں۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری حقوق کو اس طرح استعمال کیا جائے کہ کسی دوسرے شخص کے حقوق کی خلاف ورزی نہ ہو۔ درحقیقت اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے نے اس پورے معاملے پر ڈپٹی چیئرمین ہری ونش کو خط لکھا تھا۔ اپنے خط میں، انہوں نے لکھا، ہم حیران اور حیران ہیں کہ کس طرح سی آئی ایس ایف کے اہلکار ایوان کے کنویں میں بھاگنے پر مجبور ہیں، اور وہ بھی اس وقت جب اپوزیشن کے ارکان پارلیمنٹ اپنے جمہوری حقوق کا استعمال کر رہے ہیں۔ اپوزیشن نے الزام لگایا کہ راجیہ سبھا کے چیئرمین کے اچانک اور بے مثال استعفیٰ کے بعد راجیہ سبھا کے چیمبر میں سی آئی ایس ایف کے اہلکاروں کو تعینات کیا گیا ہے۔ غور طلب ہے کہ سی آئی ایس ایف ایک مرکزی مسلح پولیس فورس ہے جو مرکزی وزارت داخلہ کے تحت آتی ہے۔ اسی دوران کھڑگے نے اپنے خط میں کہا تھا کہ ایوان میں سی آئی ایس ایف اہلکاروں کی تعیناتی قابل اعتراض ہے۔ وہ اس کی مذمت کرتا ہے۔ انہوں نے منگل کو راجیہ سبھا میں کہا کہ ہمیں امید ہے کہ مستقبل میں سی آئی ایس ایف کے اہلکار ایوان کے ویل میں نہیں آئیں گے۔ منگل کو کھڑگے نے ایوان میں اپنا خط پڑھ کر سنایا اور راجیہ سبھا میں ممبران پارلیمنٹ کے احتجاج کے دوران سی آئی ایس ایف کے اہلکاروں کو ویل میں بلائے جانے کا مسئلہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ دیکھ کر حیرت اور صدمہ ہوا کہ سی آئی ایس ایف کے اہلکاروں کو پارلیمنٹ کے ویل میں بلایا گیا جب ممبران پارلیمنٹ اپنے جمہوری حق کے تحت احتجاج کر رہے تھے۔ کھڑگے نے الزام لگایا کہ یہ واقعہ گزشتہ جمعرات اور جمعہ کو ایوان میں پیش آیا۔ اپنی بات پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کیا پارلیمنٹ کی سطح اتنی گر گئی ہے؟ کرسی پر موجود ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نارائن نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ انہیں لکھا گیا یہ خط ان کے پہنچنے سے پہلے ہی میڈیا کو بھیج دیا گیا تھا۔ ڈپٹی چیئرمین نے پارلیمنٹ میں ہنگامہ کرنے کے خلاف کچھ پرانے فیصلوں اور تبصروں کا حوالہ دیتے ہوئے اپوزیشن کو تحمل سے کام لینے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایوان میں ہنگامہ آرائی کی وجہ سے وقفہ سوالات سمیت ایوان کا کافی وقت ضائع ہوا۔ اس پر اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ آپ کا شکریہ، آپ نے ہمیں بہت علم دیا ہے۔ کھڑگے نے کہا کہ اگر آپ سی آئی ایس ایف کو اندر لاتے ہیں، تو آپ پولیس، فوج کو لا کر ایوان کو چلانا چاہتے ہیں۔ کیا ہم اتنے جاہل ہیں؟ کیا ہم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟ اس دوران ہنگامہ آرائی کے باعث ایوان کی کارروائی دو بجے تک ملتوی کر دی گئی۔

بھارت نے روس سے تیل کی خریداری جاری رکھی تو محصول مزید بڑھا دیں گے: ٹرمپ کا انتباہ

امریکہ کے صدر ٹرمپ نے بھارت کا معاشی تعاقب جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت نے روس سے تیل کی خریداری نہ روکی تو بھارت کو امریکہ کی طرف سے مزید نمایاں ٹیرف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ صدر ٹرمپ نے یہ انتباہ پیر کے روز کیا ہے۔ اس سے محض چند روز پہلے امریکہ نے بھارتی مصنوعات پر عائد ٹیرف کی شرح بڑھا کر 25 فیصد کر دی تھی۔ اب پھر صدر ٹرمپ نے خبردار کیا ہے کہ بھارت کو خاطر خواہ ٹیرف اضافے کا سامنا کرنا ہوگا۔ امریکی صدر سمجھتے ہیں کہ بھارت روس کی یوکرین میں جنگ کے باعث روس پر لگائی گئی پابندیوں کا اثر نہ لے کر ایک طرف روسی جنگ کو بڑھاوا دینے کے لیے روس کو مالی مدد دے رہا ہے اور دوسری جانب امریکی رٹ کو چیلنج کر رہا ہے۔ یقیناً امریکہ کے لیے یہ دونوں باتیں قابل قبول نہیں۔ بھارت روس تعلقات پر یورپی مملک بھی خوش نہیں ہیں۔ ٹرمپ نے اپنے 'ٹروتھ سوشل' پر لکھا ہے کہ بھارت روس سے صرف اپنی ضروریات کے لیے تیل نہیں خرید رہا بلکہ اسے روس سے خرید کر تیل کی کھلی منڈی میں فروخت بھی کر رہا ہے۔ گویا بالواسطہ طور پر روس پر امریکی پابندیاں عالمی سطح پر غارت ہو جاتی ہیں۔ صدر ٹرمپ کے بقول بھارت اس دوران یوکرین کی جنگ میں مرنے والوں کی بھی پرواہ نہیں کر رہا کہ وہ کتنی بڑی تعداد میں مر رہے ہیں۔ یاد رہے بھارت ایک ملک سے سستا مال حاصل لے کر دوسرے ملکوں کو اپنی مہر اور اپنے برانڈ کے طور پر فروخت کرنے کی واردات کافی عرصے کر رہا ہے۔۔ اب صدر ٹرمپ نے روسی تیل کے حوالے سے بھارت کے اس پرانے طریقہ واردات کا نوٹس لے لیا ہے۔ اس لیے ٹرمپ نے انتباہ کیا ہے کہ اس وجہ سے میں بھارت پر عائد ٹیرف میں خاطر خواہ اضافہ کرتا رہوں گا۔ تاہم انہوں نے اس بارے میں وضاحت نہیں کی ٹیرف کی جہ شرح مزید کتنی بڑھائی جائے گی۔ البتہ انہوں نے کہا روس سے بھارت کا تیل خریدنا غیر منصفانہ اور نامعقول بات ہے۔ دوسری جانب بھارت خود کو بڑے ملکوں کی صف میں کھڑا کر کے اسے اپنا حق سمجھتا ہے کہ وہ روس سے تیل خریدے رہے اور اپنی معیشت کو مضبوط کرتا رہے۔ بھارت کے بقول یہ اس کی معاشی سلامتی کے لیے ضروری ہے۔ خبروں کے مطابق اختتام ہفتہ پر بھارت کے دو مختلف ذرائع نے بتایا تھا کہ بھارت امریکہ کی دھمکیوں کے باوجود روس سے تیل کی خریداری بند نہیں کرے گا۔ اتوار کے روز صدر ٹرمپ کے ایک اعلی معاون نے کہا تھا بھارت یوکرین کے خلاف روس کو مالی مدد دے رہا ہے۔ وائٹ ہاوس میں ٹرمپ کے ڈپٹی چیف آف سٹاف سٹیفن ملر نے کہا یہ صدر ٹرمپ کے لیے قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا یہ بات حیران کن ہے کہ بھارت چین کی طرح روسی تیل کا بہت بڑا خریدار ہے۔ ادھر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے روس سے تیل خریدنے پر بھارت کو اضافی تجارتی ٹیرف کی دھمکی کے بعد بھارت نے سخت ردعمل دیتے ہوئے مقف اختیار کیا ہے کہ امریکہ خود بھی روس سے مختلف اشیا درآمد کرتا ہے، اس لیے بھارت پر تنقید غیر منصفانہ ہے۔ بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان نے پریس بریفنگ میں کہا امریکہ اپنی نیوکلیئر انڈسٹری کے لیے روس سے یورینیم کمپانڈ خریدتا ہے، اسے کوئی اعتراض نہیں۔ مگر بھارت روس سے رعایتی تیل لے تو اعتراض شروع ہو جاتا ہے؟ بھارتی حکام کے مطابق ہماری توانائی کی ضروریات، معیشت اور صارفین کے مفادات کی بنیاد پر فیصلے ہوتے ہیں، نہ کہ بیرونی دباپر، بھارت کا مقف بالکل واضح ہے۔ بھارت نے یوکرین جنگ شروع ہونے کے بعد روس سے تیل درآمد کرنا اس وقت شروع کیا جب روایتی سپلائیز یورپ کی طرف منتقل کر دی گئی تھیں۔ امریکہ نے اس وقت خود بھارت کو روسی درآمدات کی ترغیب دی تا کہ عالمی توانائی مارکیٹ میں استحکام قائم رکھا جا سکے۔ بھارت کی جانب سے بیان بھی جاری کیا گیا جس مں کہا گیا کہ 2024 میں یورپی یونین نے روس کے ساتھ 67.5 ارب یورو کی اشیا کی دوطرفہ تجارت کی، جب کہ خدمات کی مد میں 17.2 ارب یورو کی تجارت ہوئی۔ اس کے برعکس بھارت کی روس کے ساتھ تجارت یورپی ممالک کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ بھارت نے بیان میں مزید کہا کہ 2024 میں یورپی ممالک نے روس سے ایک کروڑ 65 لاکھ ٹن قدرتی گیس درآمد کی، جو 2022 کے ریکارڈ ایک کروڑ 52 لاکھ ٹن سے بھی زیادہ ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ یورپ اور روس کی باہمی تجارت صرف توانائی تک محدود نہیں بلکہ کھاد، معدنیات، کیمیکل، فولاد، مشینری اور ٹرانسپورٹ آلات پر بھی مشتمل ہے۔ بھارتی وزارت خارجہ کے مطابق امریکہ آج بھی روس سے جوہری صنعت کے لیے یورینیم ہیگزا فلورائیڈ، الیکٹرک گاڑیوں کے لیے پیلڈیم، کھاد اور دیگر کیمیکل درآمد کر رہا ہے۔ واضح رہے کہ بھارت روزانہ تقریبا 20 لاکھ بیرل روسی تیل درآمد کرتا ہے اور یہ اس کی کل تیل درآمدات کا بڑا حصہ بن چکا ہے، جس سے بھارت کو مالی طور پر بڑا فائدہ ہو رہا ہے۔

نیتن یاھو نے قیدیوں کی واپسی کی سکیورٹی تجاویز مسترد کردیں، خفیہ دستاویزات لیک

قابض اسرائیل کی اندرونی سازشوں اور جنگی جنون کو بینقاب کرتے ہوئے ایک عبرانی ٹی وی چینل نے انکشاف کیا ہے کہ بنجمن نیتن یاھو نے غزہ میں جنگ بندی کے دوران اسرائیلی قیدیوں کی واپسی کے بدلے ایک جامع معاہدے کی پیشکش کو مسترد کر دیا تھا، جس سے نہ صرف جنگ کا خاتمہ ممکن تھا بلکہ تمام قیدیوں کی رہائی بھی یقینی ہوسکتی تھی۔ یہ انکشاف خفیہ اجلاسوں کے لیک شدہ دستاویزات کے ذریعے سامنے آیا ہے جو قابض ریاست کی سیاسی اور سکیورٹی قیادت نے آخری جنگ بندی معاہدے کے وقت منعقد کیے تھے۔ عبرانی چینل 13 نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ ان اجلاسوں کے منٹس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قابض اسرائیل کے سکیورٹی اداروں کا ماننا تھا کہ اس وقت ایک مکمل معاہدہ ممکن تھا، جس کے بعد اگر ضرورت پڑتی تو جنگ دوبارہ شروع کی جاسکتی تھی، لیکن نیتن یاھو نے اس راستے کو سختی سے مسترد کیا۔ چینل کے مطابق "اسرائیلی قیادت نے یہ غلط اندازہ لگایا کہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر دباؤ ڈال کر حماس کو جھکایا جا سکتا ہے۔ تاہم پانچ ماہ گزرنے کے بعد یہ ثابت ہو چکا ہے کہ غزہ میں امداد کی فراہمی کے معاملے پر اسرائیلی حکومت کا رویہ نہ صرف عالمی سطح پر اس کی ساکھ کو شدید نقصان پہنچا چکا ہے بلکہ اس کا کوئی اثر حماس پر نہیں ہوا۔ دستاویزات کے مطابق پہلا خفیہ اجلاس یکم مارچ سنہ 2025 کو اس وقت منعقد ہوا جب قابض اسرائیل نے قیدیوں کی لاشیں واپس کی تھیں، جن میں ایتسک ایلگرات، اوہاد یہلومی، زاحی عیدان اور شلومو منصور شامل تھے۔ اس موقع پر قابض ریاست میں تذبذب پایا جاتا تھا کہ آیا معاہدے کی دوسری مرحلے کی طرف بڑھا جائے، جس میں جنگ بندی اور باقی قیدیوں کی رہائی پر بات چیت شامل تھی، یا دوبارہ جنگ چھیڑ دی جائے۔ قابض اسرائیلی فوج میں قیدیوں اور لاپتہ افراد کے ذمہ دار، نیتسان آلون نے اجلاس میں واضح طور پر کہا: "واحد موقع قیدیوں کی رہائی کا یہی ہے کہ ہم دوسرے مرحلے کے نکات پر بات کریں۔ تاہم، اس کے جواب میں اس وقت کے مذاکراتی وفد کے سربراہ اور وزیر برائے اسٹریٹیجک امور، رون ڈیرمر نے کہا: "ہم اس وقت تک جنگ ختم کرنے کو تیار نہیں جب تک حماس اقتدار میں ہے۔ ہم سمجھے تھے کہ جب ہم مذاکرات میں داخل ہوں گے تو صورت حال پھٹ پڑے گی، مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔ بحث کے دوران، شاباک کے اس وقت کے سربراہ، رونین بار نے کہا: "میری ترجیح یہی ہے کہ دوسرے مرحلے تک پہنچا جائے۔ ہم آسانی سے جنگ کی طرف واپس جا سکتے ہیں، پہلے سب قیدی واپس لیں پھر جنگ دوبارہ شروع کر دیں۔ لیک شدہ پروٹوکولز کے مطابق، ایک سینیئر سکیورٹی عہدیدار نے چند دن بعد وزرا سے کہا: "مزید قیدیوں کی رہائی ممکن ہے، مگر اس کے لیے دوسرے مرحلے پر بات کرنا ضروری ہے، یعنی جنگ بندی کے شرائط پر بات چیت۔ تاہم، بنجمن نیتن یاھو کی زیر قیادت سیاسی قیادت نے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ شاباک کے سربراہ نے تجویز دی تھی کہ پہلے قیدی واپس لیں، جنگ بند کریں اور اگر ضروری ہوا تو دوبارہ جنگ شروع کی جائے۔ قابض اسرائیل کے اندازے کے مطابق، اس وقت غزہ میں 50 اسرائیلی قیدی موجود ہیں جن میں سے صرف 20 زندہ ہیں۔ دوسری جانب قابض ریاست کی جیلوں میں دس ہزار آٹھ سو سے زائد فلسطینی قید ہیں، جنہیں بدترین تشدد، بھوک اور طبی غفلت کا سامنا ہے، جس کے نتیجے میں متعدد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ ان واقعات کی تصدیق فلسطینی اور اسرائیلی انسانی حقوق کے اداروں کی رپورٹوں میں کی گئی ہے۔ یاد رہے کہ مارچ سنہ 2025 کے آغاز میں حماس اور قابض اسرائیل کے درمیان ایک جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے کا ابتدائی مرحلہ مکمل ہوا تھا، جو مصر، قطر اور امریکہ کی ثالثی سے 19 جنوری کو نافذ ہوا تھا۔ فلسطینی مزاحمتی تحریک حماس نے اس معاہدے کی مکمل پاسداری کی، تاہم بنجمن نیتن یاھو جس کے خلاف فلسطینیوں پر جنگی جرائم کے الزامات میں عالمی سطح پر مقدمات چل رہے ہیں نے دوسرے مرحلے سے انکار کر دیا اور 18 مارچ کو غزہ میں فلسطینی نسل کشی کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا۔ گذشتہ ہفتے قابض اسرائیل نے دوحہ میں حماس سے جاری بالواسطہ مذاکرات سے بھی علیحدگی اختیار کر لی، جس کی بنیادی وجہ تل ابیب کا غزہ سے انخلا، جنگ کا خاتمہ، فلسطینی قیدیوں کی رہائی اور انسانی امداد کی منصفانہ تقسیم پر ہٹ دھرمی تھی۔ یہ تمام حقائق نیتن یاھو اور اس کی قابض حکومت کے فلسطینیوں کے خلاف نسل کش عزائم، درندگی پر مبنی حکمت عملی اور عالمی انصاف کے اداروں کی بے بسی کو بینقاب کرتے ہیں۔

غزہ میں 669ویں دن بھی نسل کشی جاری، امریکہ کی پشت پناہی، عالمی خاموشی میں مزید قتل عام

غزہ میں قابض اسرائیلی درندہ صفت افواج کی جانب سے جاری نسل کشی کا آج 669واں دن ہے۔ صہیونی دشمن نے امریکہ کی مکمل سیاسی اور عسکری پشت پناہی کے ساتھ فضائی اور زمینی حملوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ دنیا کی بےحسی اور بین الاقوامی برادری کی مجرمانہ خاموشی کے سائے میں نہتے فلسطینیوں پر قیامت ڈھائی جا رہی ہے۔ ہمارے نامہ نگاروں کے مطابق منگل کی صبح سے اب تک صہیونی افواج نے غزہ کے مختلف علاقوں پر درجنوں بمباریوں کے ساتھ کئی اجتماعی قتل عام کی وارداتیں کی ہیں، جن میں قحط، بیگھری اور نقل مکانی کی اذیتیں سہتے لاکھوں فلسطینیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ غزہ کے ہسپتالوں سے موصولہ اطلاعات کے مطابق، منگل کی صبح سے اب تک صہیونی گولہ باری اور بمباری سے درجنوں فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ ہسپتالِ عودہ کے ذرائع نے بتایا کہ وادی غزہ کے علاقے میں واقع صلاح الدین سڑک پر امدادی سامان لینے کے لیے جمع نہتے شہریوں پر صہیونی حملے میں 5 افراد زخمی ہو گئے۔ شمالی غزہ کے ہسپتال کمال عدوان کے شعبہ جراحی میں خدمات انجام دینے والے نرس، ولید ابو راشد صہیونی بمباری کے نتیجے میں شہید ہو گئے۔ خان یونس کے جنوب میں واقع "الطینہ کے مقام پر امریکہ کی امدادی تقسیم گاہ کے قریب صہیونی بمباری میں شہید ہونے والوں میں احمد سلیمان عقیلان النمیلات، عبد الرحمٰن ایمن محمد مصبح اور محمد موسی محمد ابونصیرہ شامل ہیں۔ خان یونس میں مغرب کی سمت "سطر غربی کے علاقے میں صہیونی افواج نے ایک مکمل رہائشی بلاک کو زمین بوس کر دیا۔ وسطی غزہ میں النصیرات کیمپ کے شمال میں صہیونی توپ خانے کی بمباری بھی جاری رہی۔ شہر غزہ کے النصر اسٹریٹ پر الصعیدی خاندان کے اپارٹمنٹ پر ہونے والے حملے میں دو فلسطینی شہید ہو گئے۔ الیازجی خاندان کے گھر اور المقوسی ٹاورز میں واقع ایک اور رہائشی اپارٹمنٹ پر صہیونی ہوائی حملوں میں متعدد شہری زخمی ہو گئے۔ خان یونس کے مغرب میں "اطیاف کیمپ پر صہیونی بمباری کے نتیجے میں ایک خیمے میں موجود 5 فلسطینی شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔ شہدا میں ناصر میڈیکل کمپلیکس کے شعبہ باطنہ کے نگرانِ اعلی، رجب عبد القادر ابوالعنین اور ان کی بیٹی رزان، اکرم محمد الرقب، ان کے بیٹے عمر اور ان کی بہن یسری شامل ہیں۔ النصیرات کیمپ میں توپ خانے کی بمباری سے ایمان اور عبد المال ابراہیم ابو معلا نامی دو بہن بھائی شہید ہو گئے۔ شمالی غزہ میں برکہ شیخ رضوان کے قریب مشتہی خاندان کے گھر پر بمباری سے بھی متعدد فلسطینی زخمی ہوئے۔ قابض اسرائیل نے امریکہ کی غیر مشروط حمایت سے غزہ میں جو جنگ چھیڑی ہے، وہ مکمل طور پر نسل کشی کا ایک منصوبہ ہے۔ فلسطینی وزارت صحت کے مطابق، اب تک 60 ہزار 933 فلسطینی شہید اور ایک لاکھ 50 ہزار 27 زخمی ہو چکے ہیں، جب کہ 10 ہزار سے زائد افراد لاپتہ ہیں۔ غزہ کے 20 لاکھ سے زائد باشندے جبری نقل مکانی، تباہ شدہ علاقوں اور شدید قحط کے عالم میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ 18 مارچ سنہ 2025 کو قابض اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی معاہدے سے انحراف کے بعد صرف اس دن سے اب تک 9 ہزار 440 فلسطینی شہید کیے گئے ہیں اور 37 ہزار 986 زخمی ہوئے ہیں۔ 27 مئی سنہ 2025 کو قابض افواج نے محدود امدادی مراکز کو قتل گاہوں میں تبدیل کر دیا، جس کے بعد سے اب تک 1516 فلسطینی شہید، 10 ہزار 578 زخمی اور 45 افراد لاپتہ ہو چکے ہیں۔ "موسسہ غزہ الانسانی کے نام پر قابض اسرائیل اور امریکہ کی منظور کردہ ایک جعلی امدادی تنظیم نے "انسانی امداد کی آڑ میں فلسطینیوں کو بھوک، خوف اور قتل کے شکنجے میں جکڑ رکھا ہے۔ قحط اور غذائی قلت سے شہید ہونے والوں کی تعداد 180 ہوگئی ہے، جن میں 93 بچے بھی شامل ہیں۔ قابض اسرائیلی افواج نے اب تک 1590 طبی عملے کے افراد، 115 شہری دفاع کے اہلکار، 220 نامعلوم افراد اور 754 فلسطینی پولیس اور امدادی اہلکار شہید کیے ہیں۔ قابض اسرائیل نے اب تک 15 ہزار سے زائد اجتماعی قتل عام کی وارداتیں انجام دی ہیں، جن میں 14 ہزار سے زائد خاندانوں کو نشانہ بنایا گیا، جب کہ تقریبا 2500 خاندان مکمل طور پر صفحِ ہستی سے مٹا دیے گئے۔ حکومتی میڈیا دفتر اور اقوام متحدہ کے اداروں کے مطابق، غزہ کی 88 فیصد سے زائد عمارات تباہ ہوچکی ہیں۔ نقصانات کا تخمینہ 62 ارب ڈالر سے تجاوز کر چکا ہے۔ غزہ کی 77 فیصد زمین پر قابض اسرائیلی افواج مسلط ہو چکی ہیں۔ اب تک قابض اسرائیل نے 149 تعلیمی ادارے، یونیورسٹیاں اور سکول مکمل طور پر تباہ کیے ہیں۔ 369 تعلیمی ادارے جزوی طور پر تباہ ہوئے۔ 828 مساجد مکمل طور پر شہید کی گئیں جب کہ 167 کو جزوی نقصان پہنچایا گیا۔ علاوہ ازیں 19 قبرستانوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

بھارت نے پانچویں ٹیسٹ میں انگلینڈ کو 6 رنز سے شکست دیکر سیریز برابر کردی، سراج کی بہترین بالنگ

بھارت نے پانچویں اور آخری ٹیسٹ میں سنسنی خیز مقابلے کے بعد میزبان انگلینڈ کو 6 رنز سے شکست دے کر سیریز 2-2 سے برابر کردی، محمد سراج نے شاندار بالنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے میچ کا پانسہ پلٹ دیا۔لندن کے اوول میں کھیلے گئے میچ کے پانچویں روز میزبان ٹیم کو جیت کیلئے 35 رنز جبکہ بھارت کو چار وکٹیں درکار

تھیں۔دوسری اننگز میں محمد سراج نے عمدہ بالنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے 5 جبکہ پراسدھ کرشنا نے 4 کھلاڑیوں کو آٹ کر کے ٹیم کی فتح میں اہم کردار ادا کیا، انہیں بہترین کارکردگی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا جبکہ انگلینڈ کے مایہ ناز بلے باز ہیری بروک سیریز کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔میچ کے پانچویں اور آخری روز انگلینڈ نے اپنی دوسری ادھوری اننگز 339 رنز 6 کھلاڑی آٹ پر دوبارہ شروع کی تو جیمی سمتھ 2 رنز پر کھیل رہے تھے، وہ اپنے گزشتہ روز کے اسکور میں کوئی اضافہ کیے بغیر محمد سراج کی گیند پر وکٹ کیپر دھروجورل کے ہاتھوں کیچ آٹ ہو گئے۔جیمی اورٹن انگلینڈ کے آٹھویں آٹ ہونے والے کھلاڑی تھے، جو 9 رنز بنا کر محمد سراج کی گیند پر ایل بی ڈبلیو آوٹ ہو گئے، جوش ٹنگ نویں آوٹ ہونے والے کھلاڑی تھے جو کوئی رن بنائے بغیر پویلین لوٹ گئے، ان کو پراسدھ کرشنا نے کلین بولڈ کر دیا۔گس اٹکنسن انگلینڈ کے آخری آٹ ہونے والے کھلاڑی تھے جو 17 رنز بنا کر محمد سراج کی گیند پر کلین بولڈ ہو گئے۔یوں بھارت نے سنسنی خیز مقابلے کے بعد پانچویں ٹیسٹ میچ میں انگلینڈ کو نہ صرف 6 رنز سے شکست دے دی اور سیریز 2-2 سے برابر رہی۔آکاش دیپ نے ایک کھلاڑی کو آٹ کیا، بھارت کے فاسٹ بالر محمد سراج کو عمدہ بالنگ پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا جبکہ انگلینڈ کے مایہ ناز بلے باز ہیری بروک سیریز کا بہترین کھلاڑی قرار پائے۔

یہ کچھ خاص ہوگا'، گیل کا ڈبلیو سی ایل 2026 میں کوہلی اور ڈی ویلیئرز کے ساتھ کھیلنے کا دعویٰ

ویسٹ انڈیز کو ٹی ٹوئنٹی فارمیٹ کی سب سے خطرناک ٹیم سمجھا جاتا ہے۔ بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائر ہونے والے ویسٹ انڈیز کے لیجنڈز اب بھی مخالف ٹیموں پر حاوی ہیں۔ویسٹ انڈیز کی ٹیم ڈبلیو سی ایل 2025 میں سیمی فائنل تک نہیں پہنچ سکی، اس کے باوجود شائقین نے ٹیم کا کھیل پسند کیا۔تجربہ کار بلے باز کرس گیل نے ورلڈ چیمپئن شپ آف لیجنڈز (ڈبلیو سی ایل) کے اگلے سیزن اور ویراٹ کوہلی-اے بی ڈی ویلیئرز کے ساتھ کھیلنے پر اپنی رائے دی۔کرس گیل نے کہا، ویراٹ ایک عظیم کھلاڑی ہیں۔ہم نے میدان کے اندر اور باہر ایک ساتھ بہت اچھا وقت گزارا ہے۔وہ اس کھیل کا لیجنڈ ہے۔ہم بین الاقوامی کرکٹ میں ان کی بہت کمی محسوس کرتے ہیں۔لیجنڈز لیگ میں کوہلی اور اے بی ڈی ویلیئرز کے ساتھ کھیلنے کے امکان کے بارے میں پوچھے جانے پر گیل نے کہا کہ یہ کچھ خاص ہوگا۔شائقین اسے پسند کریں گے۔ڈبلیو سی ایل 2025 کے بارے میں گیل نے کہا کہ اس سیزن میں ہم سے کچھ غلطیاں ہوئیں جس کی وجہ سے ہم سیمی فائنل میں جگہ نہیں حاصل کر سکے۔لیکن، ہم اگلے سال مضبوط واپس آئیں گے۔یہ ایک بہت اچھا تجربہ تھا۔اب ہمارا ہدف ڈبلیو سی ایل 2026 میں واپسی کرنا ہے۔ویسٹ انڈیز کے چیمپئنز کے مالک اجے سیٹھی نے بھی اس جذبے کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ "جیت اور ہار کھیل کا حصہ ہیں۔میں کرس کے ساتھ بیٹھ کر اگلے سیزن کے لیے نئی حکمت عملی بناؤں گا۔ہر سیزن ہمیں کچھ نیا سکھاتا ہے اور ہم 2026 میں ٹائٹل جیتنے کے لیے پرعزم ہیں۔"انگلینڈ میں دو ہفتے تک جاری رہنے والے ٹورنامنٹ کا اختتام جنوبی افریقہ چیمپئنز کے ٹائٹل کے ساتھ ہوا۔اس کا سہرا اے بی ڈی ویلیئرز کو جاتا ہے جنہوں نے فائنل میں شاندار سنچری بنا کر ٹیم کو پاکستان چیمپئنز کے خلاف نو وکٹوں سے شکست دیکر ٹائٹل پر قبضہ کیا۔اگلے سیزن میں گیل اور ڈی ویلیئرز دوبارہ اس لیگ میں نظر آسکتے ہیں۔کوہلی انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائر نہیں ہوئے ہیں۔ایسے میں ان کے ڈبلیو سی ایل 2026 میں آنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں۔

ڈی پی ایل 2025: واریئرز نے پرانی دہلی کو 82 رنز سے شکست دے کر جیت کا کھاتہ کھولا

دہلی پریمیئر لیگ 2025 (ڈی پی ایل) کے چھٹے میچ میں آوٹر دہلی واریئرز نے اولڈ دہلی 6 کو 82 رنز سے شکست دی۔اس سیزن میں آوٹ دہلی واریئرز کی یہ پہلی جیت تھی جس کے ساتھ ٹیم پوائنٹس ٹیبل میں تیسرے نمبر پر ہے۔ٹیم کو سیزن کے افتتاحی میچ میں نئی دہلی ٹائیگرز کے ہاتھوں 40 رنز سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔اس کے ساتھ ہی پرانی دہلی 6 سیزن کا اپنا پہلا میچ ہارنے کے بعد پوائنٹس ٹیبل میں سب سے نیچے ہے۔منگل کو ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں ٹاس جیت کر بیٹنگ کرنے آئی آوٹر دہلی واریئرس 148 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔اس ٹیم نے پورے 20 اوور کھیلے۔پریانش آریہ نے سنت سنگوان کے ساتھ پہلی وکٹ کے لیے 45 رنز کی شراکت داری کی۔پریانش 16 رنز بنانے کے بعد آوٹ ہوئے، جب کہ سنگوان نے 15 گیندوں میں 26 رنز بنائے۔ان کی اننگز میں دو چھکے اور اتنے ہی چوکے شامل تھے۔ٹیم کی جانب سے کپتان سدھانت شرما نے 14 گیندوں میں 21 رنز بنائے جبکہ ہرش تیاگی نے 17 اور دھروسنگھ نے 19 رنز کا تعاون دیا۔مخالف ٹیم کی طرف سے ادھوموہن نے 26

اگر ہم محنت کرتے رہیں تو ٹیسٹ کرکٹ پر راج کر سکتے ہیں: گوتم گمبھیر

ہندوستان نے انگلینڈ کے خلاف ٹیسٹ سیریز 2-2 سے ختم کرتے ہوئے ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر کو بے حد خوش کر دیا۔کوچ نے ٹیسٹ کرکٹ پر حکمرانی کرنے کی ہندوستان کی صلاحیت پر اعتماد کا اظہار کیا، بشرطیکہ کھلاڑی اپنے کام کی اخلاقیات اور عزم کو برقرار رکھیں۔ ہندوستان نے پیر کو کینگٹن اوول میں چھ رنز سے سنسنی خیز جیت

درج کی۔اس جیت نے نہ صرف ہندوستان کو ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر کے دور میں مسلسل تیسری ٹیسٹ سیریز میں شکست سے بچایا بلکہ ان ناقدین کو بھی خاموش کر دیا جو شبمن گل کی قیادت میں نوجوان ٹیم پر شک کرتے تھے۔روہت شرما اور ویراٹ کوہلی ٹیسٹ سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔سینئر بلے بازوں کی غیر موجودگی میں نوجوان ہندوستانی ٹیم نے متحد ہو کر کھیلا اور انگلینڈ کے مشکل حالات میں تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔بی سی سی آئی نے ڈریسنگ روم کا ایک ویڈیو شیئر کیا، جس میں گمبھیر نے کہا، جس طرح سے یہ سیریز 2-2 سے برابر ہوئی، یہ بہت اچھا نتیجہ ہے۔سب کو مبارک ہو۔یاد رکھیں، ہم بہتر ہوتے رہیں گے۔محنت کرتے رہیں۔بہتری لاتے رہیں۔اگر ہم ایسا کرتے رہیں تو ہم طویل عرصے تک ٹیسٹ کرکٹ میں اپنا تسلط برقرار رکھ سکتے ہیں۔لوگ آتے جاتے رہیں گے لیکن ڈریسنگ روم کا ماحول ہمیشہ ایسا ہونا چاہیے کہ لوگ اس کا حصہ بننا چاہیں۔نیک خواہشات، لطف اندوز. آپ کچھ دن آرام کر سکتے ہیں۔آپ اس کے ہر لمحے کے مستحق ہیں۔مبارک ہو آل راؤنڈر رویندر اجڈیجہ نے دورہ انگلینڈ پر شاندار کارکردگی پر واشنگٹن سندر کو امپیکٹ پلیئر آف دی سیریز کا خطاب دیا۔سندر نے مانچسٹر کے اولڈ ٹریفورڈ میں ناقابل شکست 101 رنز کی اننگز کھیلی اور چوتھا ٹیسٹ ڈرا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔سندر نے اپنے کامیاب دورہ انگلینڈ کے بارے میں کہا کہ انگلینڈ جیسی جگہ پر لگاتار چار میچ کھیلنا خوش قسمتی کی بات ہے۔میں ہمیشہ یہاں اچھا پرفارم کرنا چاہتا تھا۔ایک ٹیم کے طور پر، جس طرح سے ہم کھیلے، ہر ایک دن حیرت انگیز تھا۔ہر چیز کے لیے آپ کا بہت بہت شکریہ۔

آئی سی سی نے آسٹریلیائی بلے باز ٹم ڈیوڈ پر جرمانہ لگایا۔

آسٹریلیائی بلے باز ٹم ڈیوڈ نے 28 جولائی کو سینٹ کٹس میں ویسٹ انڈیز کے خلاف پانچویں ٹی ٹوئنٹی میچ کے دوران اختلاف رائے کا اظہار کرنے پر ان کی میچ فیس کا 10 فیصد جرمانہ عائد کیا ہے۔انٹرنیشنل کرکٹ کونسل

(آئی سی سی) کے مطابق ٹم ڈیوڈ نے ضابطہ اخلاق کے آرٹیکل 2.8 کی خلاف ورزی کی جس کا تعلق بین الاقوامی میچ کے فیصلے سے عدم اتفاق کا اظہار کرنے پر ہے۔ یہ واقعہ آسٹریلیائی اننگز کے پانچویں اوور میں پیش آیا، جب الزاری جوزف کی لیگ سائیڈ پر بولڈ کی گئی گیند کو وائڈ رول نہیں دیا گیا۔جواب میں ڈیوڈ نے احتجاج میں بازو پھیلا کر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔اس ایکٹ کو ضابطہ اخلاق کے تحت نامناسب سمجھا گیا۔چونکہ 24 ماہ کے عرصے میں اس آسٹریلوی کھلاڑی کا یہ پہلا جرم تھا، اس لیے ٹم ڈیوڈ پر جرمانے کے علاوہ ایک ڈیمیرٹ پوائنٹ بھی لگایا گیا۔آسٹریلیائی بلے باز نے آئی سی سی انٹرنیشنل پینل آف میچ ریفریز رون کنگ کی تجویز کردہ سزا کو قبول کر لیا جس کے لیے باقاعدہ سماعت کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ الزام باضابطہ طور پر فیلڈ امپائرز اہد بسارتھ اور لیسلی ریفر، تھرڈ امپائر ڈیٹن بٹلر اور چوتھے امپائر گریگوری براتھویٹ نے لگایا تھا۔آئی سی سی کے قوانین کے مطابق، لیول-1 کی خلاف ورزی پر کم از کم جرمانہ ایک سرکاری سرزنش اور زیادہ سے زیادہ ایک یا دو ڈیمیرٹ پوائنٹس کے ساتھ میچ فیس کا 50 فیصد جرمانہ ہے۔اگر کوئی کھلاڑی 24 ماہ کی مدت میں چار یا اس سے زیادہ ڈیمیرٹ پوائنٹس حاصل کرتا ہے تو اس پر پابندی لگ سکتی ہے۔دو معطلی پوائنٹس کا مطلب ہے کہ کھلاڑی کو ایک ٹیسٹ میچ یا دو ونڈے/ٹی 20 میچوں سے معطل کر دیا جائے گا۔یہ اس بات پر منحصر ہے کہ اگلا میچ کس فارمیٹ میں ہے۔ڈیمیرٹ پوائنٹس کھلاڑی کے ریکارڈ پر دو سال تک رہتے ہیں جس کے بعد انہیں ہٹا دیا جاتا ہے۔

پرانے شہر میں میٹرو ریل کیلئے ماہ ٹنڈر طلبی کا امکان۔تعمیراتی کام جلد شروع کرنے کا منصوبہ

ڈیزائن میں ترمیم۔200 جائیدادوں کی کمی، تاحال 360 کروڑ روپئے معاوضہ جاری کر دیا گیا

حیدرآباد :حکومت نے اولڈسٹی میٹرو ریل کی تعمیر پر توجہ مرکوز کردی ہے۔آئندہ ماہ ٹنڈر کا عمل مکمل کر کے تعمیری کام شروع کرنے کا ایکشن پلان تیار کیا گیا۔شہر میں میٹرو کی توسیع کے دوسرے مرحلے کے طور پر ایم جی بی ایس سے چندرائن گٹہ تک 7.5 کیلومیٹر میٹرو لائن تعمیر کی جارہی ہے۔جس کیلئے 2741 کروڑ مختص کئے گئے ہیں۔ یہ پراجکٹ مرکزی وریاستی حکومتوں کے درمیان مشترکہ شراکت داری میں شروع کیا جارہا ہے۔سابق بی آر ایس حکومت کی جانب سے تیار کردہ پلان میں چند تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ابتدائی طور پر اس راہداری کی تعمیر میں متاثر ہونے والی 1100 جائیدادوں کی نشاندہی کی گئی تھی۔تاہم جائیدادوں کے حصول میں معمولی ترمیم کی گئی اور 200 جائیدادوں کو کم کیا گیا۔عہدیداروں نے بتایا کہ اکانا مادنا مندر سے گزرنے کے بعد بائیں جانب کی الائنم ?نٹ میں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ساتھ ہی چارمینار، لال دروازہ موڑ پر انجینئرنگ ڈیزائن کو تبدیل کر کے متاثر ہونے والی جائیدادوں کو کم کیا گیا۔اب 900 جائیدادیں حاصل کی جارہی ہیں۔7.5 کلومیٹر میٹرو ریل کوریڈور میں ہر 20 میٹر کے بعد ایک ستون (پلر) تعمیر کیا جارہا ہے اور ستونوں کے درمیان 25 میٹر (82فیٹ) کا فاصلہ ہوگا۔اس طرح جملہ 150 پلرس تعمیر کئے جارہے ہیں۔اولڈسٹی میں میٹرو ریل کیلئے تاحال 412 جائیدادیں حاصل کی گئیں۔جائیدادوں سے محروم متاثرین کو 360 کروڑ معاوضہ ادا کیا گیا۔380 جائیدادوں کو منہدم کیا گیا۔راہداری میں ستونوں کی تنصیب کیلئے موزوں جگہ کی نشاندہی کر کے مارکنگ کی جارہی ہے۔ایک طرف حصول جائیداد میں تیزی پیدا کردی گئی تو دوسری جانب تعمیر کا منصوبہ بنایا جارہا ہے۔۔اس بات کو یقینی بنانے احتیاطی تدابیر اختیار کی جارہی ہے کہ مذہبی ڈھانچوں اور بجلی کے تاروں کو کوئی نقصان نہ پہونچے۔ایچ ایم ایل کے مینجنگ ڈائرکٹر این وی ایس ریڈی نے کہا کہ پرانے شہر میں میٹرو ریل کی تعمیر کیلئے روزانہ پیشرفت کا جائزہ لے رہے ہیں اور کام کی بروقت تکمیل کو یقینی بنانے ذاتی طور پر نگرانی کررہے ہیں۔پرانے شہر میں لٹکے برقی اور دیگر تاروں کو احتیاط سے ہٹا کر آگے بڑھ رہے ہیں۔تاریخی اور مذہبی مقامات کو نقصان پہونچائے بغیر پلرس واسٹیشنس کے مقامات کا تعین کرنے جی پی ایس سروے کیا گیا۔ان علاقوں میں زیرزمین سیوریج لائنوں اور پانی کی پائپ لائنوں کو منتقل کرنے اقدامات کئے جارہے ہیں۔

تلنگانہ ملک میں لائیف سائنسیس کا دارالحکومت، ادویات کی تیاری میں 40 فیصد حصہ داری

دنیا کے تین ویکسین میں ایک کی حیدرآباد میں تیاری، امریکی فارما کمپنی ایلی لیلی کا حیدرآباد میں قیام،

چیف منسٹر ریونت ریڈی کا خطاب

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے کہا کہ 20 ماہ کی مدت میں تلنگانہ گلوبل کیپبلیٹی سنٹر (GCC) کے عالمی مرکز میں تبدیل ہوچکا ہے۔ چیف منسٹر نے آج گچی باؤلی میں امریکی فارما کمپنی ایلی لیلی کے گلوبل کیپبلیٹی سنٹر کا افتتاح انجام دیا۔اس موقع پر وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی ڈی سریدھر بابو موجود تھے۔ چیف منسٹر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حیدرآباد ہندوستان میں لائیف سائنسیس کے دارالحکومت کے طور پر اپنی شناخت بناچکا ہے۔انہوں نے کہا کہ تلنگانہ رائزنگ 2047 ویژن کی تکمیل کے لئے تلنگانہ جی سی سی کی ترقی مددگار ثابت ہوگی جس کے نتیجہ ایک ٹریلین ڈالر معیشت کے نشانہ کی تکمیل کی جاسکتی ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ امریکی فارما کمپنی کے قیام سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ محض 20 ماہ کی مدت میں وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی سریدھر بابو کی مساعی کے نتیجہ میں حیدرآباد گلوبل کیپبلیٹی سنٹر کے عالمی مرکز کے طور پر ابھرا ہے۔انہوں نے کہا کہ امریکی کمپنی ایلی لیلی نے حیدرآباد میں اپنا اہم مرکز قائم کیا ہے جس کے نتیجہ میں حیدرآباد سے عالمی سطح کی سرگرمیاں جاری رہیں گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی نیک نیتی، انتھک محنت اور تلنگانہ ویژن کے سبب یہ ممکن ہوسکا۔انہوں نے کہا کہ 2047 تک تلنگانہ کو تین ٹریلین ڈالر کی معیشت کے طور پر مستحکم کیا جائے گا۔ چیف منسٹر نے امریکی کمپنی کی لیڈرشپ اور ملازمین کا حیدرآباد میں استقبال کیا اور کہا کہ تلنگانہ پر مسلسل اعتماد رکھنے اور صنعتی ترقی میں حصہ داری کے لئے وہ سرمایہ کاروں، عالمی معیار کے اداروں اور کمپنیوں سے اظہار تشکر کرتے ہیں۔امریکی کمپنی کا نیا مرکز عالمی سرگرمیوں کو مزید وسعت دے گا۔ یہ ٹکنالوجی اور انوویشن سنٹر دنیا بھر کے مریضوں کے لئے مختلف امراض کے علاج کا حل تلاش کرنے کی تحقیق میں کلیدی رول ادا کرے گا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ حیدرآباد میں امریکی ادارہ کا قیام شہر کی عظمت کو دنیا کے سامنے ظاہر کرتا ہے۔حیدرآباد میں مہارت اور قابلیت کے علاوہ لیڈرشپ اور ویژن کے ساتھ ساتھ حکومت کی بہترین پالیسی اور مضبوط انفراسٹرکچر موجود ہے۔یہی وجہ ہے کہ امریکی کمپنی نے حیدرآباد کو اپنے مرکز کے طور پر منتخب کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ حیدرآباد لائیف سائنسیس کے شعبہ میں ہندوستان کے دارالحکومت کی حیثیت سے شناخت رکھتا ہے۔حیدرآباد میں 2000 سے زائد لائیف سائنسیس کمپنیاں موجود ہیں۔200 سے زائد نامور عالمی ادارے حیدرآباد سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ چیف منسٹر نے کہا کہ ملک میں ادویات کی تیاری میں تقریباً 40 فیصد تلنگانہ کی حصہ داری ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ تلنگانہ کیلئے یہ باعث فخر ہے کہ دنیا میں تیار ہونے والی ہر تین ویکسین میں ایک حیدرآباد میں ڈیزائین اور تیار کی جاتی ہے۔حیدرآباد کی جینوم ویلی ہندوستان کی سب سے بڑی لائیف سائنسیس ریسرچ اور ڈیولپمنٹ کا مرکز بن چکی ہے۔دنیا کی نامور فارماسیوٹیکلس اور بائیوٹکنالوجی کمپنیوں کے لئے حیدرآباد ایک اہم عالمی مرکز کے طور پر ابھرا ہے۔ایلی لیلی کے قیام سے لائیف سائنسیس کے شعبہ میں حیدرآباد نے ایک نئی پیشرفت کی ہے۔امریکی کمپنی شوگر، آنکالوجی، ایمینو لاجی اور نیوروسائنسیس کے شعبہ میں تحقیق کے ذریعہ گیم چینجر کی حیثیت رکھتی ہے۔امریکی کمپنی کی کوششوں میں لاکھوں افراد کی زندگی پر اثر ڈالا ہے اور موثر علاج کے ذریعہ زندگی کا تحفظ کیا جائے۔ چیف منسٹر نے کمپنی کو حکومت کی جانب سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا اور کہا کہ شفافیت، ترقی اور اختراع کیلئے ماحول فراہم کیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ حیدرآباد میں خدمات انجام دینے والے ایلی لیلی کے ملازمین تلنگانہ کے خاندان کا حصہ ہے۔حیدرآباد سے عالمی ہیلت کیر کے مستقبل کا تعین ہوگا۔انہوں نے کہا کہ آپ کے تعاون سے تلنگانہ کو ہندوستان کے لائیف سائنسیس دارالحکومت ہی نہیں بلکہ دنیا میں ہیلت کیر انوویشن کا نمبرون ہب بنایا جائے گا۔وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی ڈی سریدھر بابو نے کہا کہ 2024-25 میں حیدرآباد میں 70 عالمی کیپبلیٹی مراکز قائم کئے گئے ہیں جو ایک ریکارڈ ہے۔انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کی کسی بھی ریاست سے مسابقت نہیں ہے بلکہ ہم خود اپنا ریکارڈ توڑ رہے ہیں۔تلنگانہ حکومت 2025-26 میں مزید 100 کیپبلیٹی سنٹرس کے قیام کا منصوبہ رکھتی ہے۔سریدھر بابو نے کہا کہ تلنگانہ میں میڈیکل ٹکنالوجی کے فروغ کے بہتر مواقع موجود ہیں۔انہوں نے کہا کہ لائف سائنسیس، ڈیجیٹل ہیلت، آرٹیفیشل انٹلیجنس، ہیلت کیر اور دیگر شعبہ جات میں تلنگانہ نے غیر معمولی ترقی کی ہے۔ہر سال تین لاکھ سے زائد اسٹم گریجویٹ تیار ہورہے ہیں۔تلنگانہ نے مختلف کمپنی کے لئے 11 ملین مربع فیٹ سے زائد اراضی لیز پر حوالے کی ہے۔سریدھر بابو نے امریکی کمپنی کو حکومت کی جانب سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا

سنٹرل الیکشن کمیشن بیالٹ پیپر کے ذریعہ انتخابات کرائیے

الیکٹرانک ووٹنگ مشین پر عوام کو شکوک ہیں، دہلی میں کے ٹی آر کی پریس کانفرنس

حیدرآباد۔ بی آر ایس کے ورکنگ پریسیڈنٹ کے ٹی آر نے کہا کہ الیکٹرانک ووٹنگ مشن (اے وی ایم) پر عوام کو کئی شکوک وشبہات ہیں، لہذا الیکشن کمیشن بہار کے ساتھ عام انتخابات بیالٹ پیپر پر انعقاد کرائیے۔ سنٹرل الیکشن کمیشن کی جانب سے دہلی میں منعقدہ اجلاس میں شرکت کرنے کے بعد میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے کے ٹی آر نے کہا کہ بی آر ایس پارٹی کی جانب سے اے وی ایم کے بجائے بیالٹ پیپر کے ساتھ انتخابات کرانے کا الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا گیا ہے۔دن یا کے مختلف مما لک امریکہ، برطانیہ، جرمنی، اٹلی و دیگر مما لک میں چند برسوں تک تجربہ کے طور پر اے وی ایم کا استعمال کیا گیا لیکن عوام نے ان پر بھروسہ نہیں کیا جس کے بعد متذکرہ مما لک میں الیکٹرانک ووٹنگ مشن کو منسوخ کرتے ہوئے بیالٹ پیپر پر عمل کیا جارہا ہے۔ ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت رکھنے والا ملک ہے جس کے 100 کروڑ رائے دہندے ہیں۔ایسے جمہوری ملک میں اے وی ایم سے نقصان پہنچ رہا ہے۔عوام میں شکوک پائے جاتے ہیں، وہ جس کے حق میں ووٹ دے رہے ہیں، وہ اس کو نہیں پہنچ رہا ہے۔ان حالات میں اے وی ایم سے فوری دستبرداری اختیار کرتے ہوئے بیالٹ پیپر کے ذریعہ انتخابات کرائیے۔یہ عوام کا مطالبہ ہے۔سنٹرل الیکشن کمیشن اس پر سنجیدگی سے غور کریں اور عوام کی ڈیمانڈ کا احترام کریں۔کے ٹی آر نے کہا کہ نومبر میں بہار کے اسمبلی انتخابات منعقد ہورہے ہیں، وہاں اے وی ایم کی جگہ بیالٹ پیپر کے ذریعہ انتخابات کرائیے۔کے ٹی آر نے کہا کہ انتخابات کے دوران عوام سے کئے گئے وعدوں کی تکمیل نہ کرنے والی سیاسی جماعتوں کے خلاف بھی الیکشن کمیشن کارروائی کریں۔ملک میں انتخابی اصلاحات وقف کا تقاضہ ہے، اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ کے ٹی آر نے کہا کہ بی آر ایس کے انتخابی نشان کار سے مماثلت رکھنے والے تقریباً 9 انتخابی نشان ہیں، ان ہیں فوری انتخابی فہرست سے ہٹادینے کا سنٹرل الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا۔2019 کے لوک سبھا انتخابات میں حلقہ لوک سبھا بھونگیر کے علاوہ گزشتہ اسمبلی انتخابات میں 14 اسمبلی حلقوں پر بی آر ایس کے امیدوار صرف 6 ہزار ووٹوں سے ہار گئے۔کار کے مماثلت انتخابی نشان سے بی آر ایس کو نقصان پہنچا ہے

ریاستی وزیر وینکٹ ریڈی کی مرکزی وزیر نتن گڈکری سے ملاقات

قومی شاہراہوں کی عاجلانہ تکمیل اور ریجنل رنگ روڈ میں تعاون کی درخواست

حیدرا?باد-وزیر عمارات وشوارع کومٹ ریڈی وینکٹ ریڈی نے ا?ج نئی دہلی میں مرکزی وزیر ٹرانسپورٹ و ہائی ویز نتن گڈکری سے ملاقات کی اور تلنگانہ میں قومی شاہراہوں کی ترقی اور فلائی اوورس کی تعمیر میں مرکز سے تعاون کی اپیل کی۔ارکان پارلیمنٹ سریش شیٹکر، جی ومشی کرشنا، کرن کمار ریڈی، رگھورام ریڈی کے علاوہ دہلی میں تلنگانہ کے خصوصی نمائندہ جیتندر ریڈی اِس موقع پر موجود تھے۔کومٹ ریڈی وینکٹ ریڈی نے تلنگانہ میں زیرالتواء ؎ پراجکٹس کی تفصیلات سے نتن گڈکری کو واقف کرایا۔اُنھوں نے کہا کہ وجئے واڑہ قومی شاہراہ پر ایل بی نگر تا حیات نگر ڈبل ڈیکر راہداری کی تعمیر میں مرکز سے تعاون کی ضرورت ہے۔حیدرا?باد اور امراوتی کے درمیان گرین فیلڈ ہائی وے کی تعمیر پر بھی مرکزی وزیر کو توجہ دلائی جائے گی۔تلنگانہ حکومت نے شہر کے اطراف تیز رفتار ترقی کے لئے ریجنل رنگ روڈ کی تعمیر کا منصوبہ بنایا ہے۔وینکٹ ریڈی نے ہائی ویز کے علاوہ سڑکوں کی تعمیر اور ٹرانسپورٹ سے متعلق دیگر پراجکٹس میں تعاون کی درخواست کی۔بتایا جاتا ہے کہ نتن گڈکری نے مرکزی وزارت ٹرانسپورٹ کی جانب سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔قومی شاہراہوں کی تعمیر کا مقصد بڑھتی ا?بادی اور صنعتی سرگرمیوں میں توسیع کے پیش نظر انفراسٹرکچر سہولتوں کو بہتر بنانا ہے۔

فون ٹیپنگ کیس: بندی سنجے 8 اگست کو ایس آئی ٹی کے سامنے پیش ہوں گے۔

حیدرآباد: مرکزی وزیر مملکت برائے داخلہ بندی سنجے کمار 8 اگست کو سابقہ بی آر ایس حکومت کے دوران مبینہ غیر قانونی فون ٹیپنگ کی تحقیقات کرنے والی ایس آئی ٹی کے سامنے بطور گواہ پیش ہوں گے۔کمار نے قبل ازیں خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) کے عہدیداروں سے کہا تھا کہ وہ 28 جولائی کو اپنا بیان ریکارڈ کریں، لیکن وہ پارلیمنٹ کے اجلاس کے پیش نظر ایسا نہیں کر سکے، ان کے دفتر نے منگل کو بتایا۔اس میں کہا گیا ہے کہ بی جے پی لیڈر سے فون ٹیپنگ کیس میں بہت سارے ثبوت پیش کرنے کی امید ہے۔سابق چیف منسٹر کے چندر شیکھر راؤ پر فون ٹیپنگ کا الزام لگاتے ہوئے کمار نے پہلے کہا تھا کہ وہ تفتیش کاروں کے ساتھ تعاون کریں گے۔اس سے قبل حکام نے اس کیس کے مرکزی ملزم، تلنگانہ کے اسپیشل انٹیلی جنس بیورو (ایس آئی بی) کے سابق سربراہ ٹی پربھاکر راؤ سے پوچھ گچھ کی تھی۔راؤ پر الزام ہے کہ اس وقت کی حکمران سیاسی جماعت اور اس کے لیڈروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے سیاسی نگرانی سے متعلق کچھ مخصوص کاموں کو انجام دینے کے لیے ایس آئی بی کے اندر ایک اب معطل ڈی ایس پی کے تحت ایک ''خصوصی آپریشن ٹیم'' تشکیل دی گئی ہے۔ایس آئی بی کے معطل ڈی ایس پی ان چار پولیس اہلکاروں میں شامل تھے جنہیں حیدرآباد پولیس نے مارچ 2024 میں مختلف الیکٹرانک گیجٹس سے انٹیلی جنس معلومات کو مٹانے کے ساتھ ساتھ بی آر ایس کے دور حکومت میں فون ٹیپ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ بعد ازاں انہیں ضمانت مل گئی۔مقدمے میں جن لوگوں کو ملزم نامزد کیا

جناب فیصل بن سعید باعوم صاحب کی دختر کی شادی ڈاکٹر۔سلمان بن عمر جیلانی سلامہ اللہ ایم بی بی ایس ولد جناب سید عمر بن علی جیلانی صاحب [قیصر] تصویروں میں

کالیشورم پر تحقیقاتی رپورٹ کو کابینہ کی منظوری، اسمبلی اجلاس میں پیش کرنے کا فیصلہ

اتم کمار ریڈی کا پاور پوائنٹ پریزینٹیشن، کمیشن کی رپورٹ پر محتاط پیشرفت، کابینی اجلاس کے بعد چیف منسٹر ریونت ریڈی کی پریس کانفرنس

حیدرآباد۔ تلنگانہ کابینہ نے کالیشورم پراجکٹ کی تعمیر میں مبینہ بے قاعدگیوں سے متعلق جسٹس پی سی گھوش کمیشن کی سفارشات کو قبول کرلیا اور رپورٹ اسمبلی اور کونسل کے اجلاس میں پیش کرتے ہوئے مباحث کا فیصلہ کیا۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی کی صدارت میں کابینہ کا اجلاس سکریٹریٹ میں منعقد ہوا جس کا واحد ایجنڈہ جسٹس پی سی گھوش کمیشن کی رپورٹ تھا۔ اجلاس میں کمیشن کی رپورٹ پیش کی گئی اور وزیر آبپاشی اتم کمار ریڈی نے رپورٹ کے اہم نکات پر پاور پوائنٹ پریزینٹیشن دیا۔ حکومت نے 665 صفحات پر مشتمل رپورٹ کا جائزہ لیتے ہوئے ایک جامع نوٹ تیار کرنے کیلئے تین اعلیٰ عہدیداروں پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی تھی۔ کمیٹی میں آبپاشی، جی اے ڈی اور لاء ڈپارٹمنٹس کے پرنسپل سکریٹریز کو شامل کیا گیا۔ عہدیداروں کی کمیٹی نے رپورٹ کا جائزہ لیتے ہوئے اہم نکات پر مبنی نوٹ حوالے کیا جو کابینی اجلاس میں پیش کیا گیا۔ اجلاس کے بعد چیف منسٹر ریونت ریڈی نے ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرمارکا اور تمام وزراء کے ساتھ پریس کانفرنس کرتے ہوئے پی سی گھوش کمیشن کی رپورٹ کی تفصیلات جاری کی۔ اتم کمار ریڈی نے پاور پوائنٹ پریزینٹیشن کے ذریعہ واضح کیا کہ تحقیقاتی کمیشن نے کالیشورم پراجکٹ میں کئی ایک بے قاعدگیوں کی نشاندہی کی ہے اور سابق چیف منسٹر کے سی آر، سابق وزیر آبپاشی ہریش راؤ اور سابق وزیر فینانس ایٹالا راجندر کے علاوہ کئی اعلیٰ عہدیداروں کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔ کابینہ کے اجلاس میں رپورٹ پر عمل آوری سے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا اور اسمبلی اور کونسل میں مباحث کے بعد حکمت عملی طئے کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے کہا کہ وائی راج شیکھر ریڈی حکومت نے 2007-08 میں پرانہیتا پراجکٹ کا آغاز کیا تھا۔ بی آر ایس حکومت نے ری ڈیزائیننگ کے نام پر اسے کالیشورم کا نام دیا اور تمیدی ہڈی کے اصل مقام سے پراجکٹ کو میڈی گڈا منتقل کیا گیا۔ پراجکٹ کی ابتدائی مالیت 38 ہزار کروڑ طئے کی گئی تھی اور 11 ہزار کروڑ خرچ کئے گئے۔ پراجکٹ کاسٹ کا 32 فیصد حصہ خرچ کئے جانے کے باوجود کے سی آر حکومت نے پراجکٹ کو روک کر نئے مقام منتقل کیا۔ جسٹس گھوش نے پراجکٹ کی ڈیزائیننگ، تعمیر، آپریشن اور مینٹننس میں بڑے پیمانہ پر بے قاعدگیوں کا انکشاف کیا ہے۔ تینوں گیاریجس میں تعمیری نقائص کی نیشنل ڈیم سیفٹی اتھاریٹی نے نشاندہی کی لیکن بی آر ایس حکومت نے رپورٹ کو تسلیم نہیں کیا۔ راہول گاندھی نے کانگریس قائدین کے ساتھ پراجکٹ کے معائنہ کے بعد کانگریس برسر اقتدار آنے پر عدالتی تحقیقاتی کا وعدہ کیا تھا۔ کانگریس کے انتخابی منشور میں یہ وعدہ شامل کیا گیا اور پارٹی برسر اقتدار آتے ہی 13 مارچ 2024 کو جسٹس پی سی گھوش کمیشن کی زیر قیادت تحقیقاتی کمیشن کی تشکیل عمل میں آئی۔ کمیشن نے 16 ماہ تک تفصیلی جانچ کے بعد 31 جولائی کو 665 صفحات پر مشتمل جامع رپورٹ پیش کی ہے۔ ریونت ریڈی نے بتایا کہ کابینہ نے رپورٹ کو اسمبلی اور کونسل میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دونوں ایوانوں کے اجلاس جلد طلب کئے جائیں گے اور تمام سیاسی پارٹیوں بشمول قائد اپوزیشن کے سی آر اور سابق وزراء کو اظہار خیال کا موقع دیا جائے گا۔ اسمبلی اور کونسل میں تفصیلی مباحث کی بنیاد پر حکومت حکمت عملی طئے کرے گی۔ چیف منسٹر نے واضح کیا کہ کمیشن کی سفارشات کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کمیشن کے بارے میں بی آر ایس کے اعتراضات مسترد کردیا اور کہا کہ یہ کوئی سیاسی رپورٹ نہیں بلکہ ایک ماہر قانون داں کی رپورٹ ہے۔ جسٹس پی سی گھوش سپریم کورٹ کے جج، تلنگانہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور ملک کے پہلے لوک پال رہ چکے ہیں۔ ان کی رپورٹ پر شبہات کا اظہار کرنا افسوسناک ہے۔ ایک سوال کے جواب میں چیف منسٹر نے کہا کہ ان کی حکومت سیاسی انتقامی کارروائی اور کسی کے خلاف شخصی کارروائی پر یقین نہیں رکھتی۔ رپورٹ کی بنیاد پر حکومت مکمل شفافیت کے ساتھ عوام کے روبرو تفصیلات پیش کررہی ہے اور اسمبلی میں مباحث کی بنیاد پر کارروائی سے متعلق حکمت عملی طئے کی جائے گی۔ تمام سیاسی پارٹیوں کی رائے حاصل کرنے کے بعد حکومت پیشرفت کرے گی۔

دونوں شہروں اور اضلاع میں شدید بارش۔ عام زندگی متاثر۔ مزید 2 دن سلسلہ جاری رہنے کا امکان

گچی باؤلی میں درخت پر بجلی گری۔ پنجہ گٹہ میں کار پر درخت گرپڑا۔ کئی سڑکیں جھیل میں تبدیل۔ ٹریفک میں گھنٹوں خلل

حیدرا?باد دونوں شہروں و بیشتر اضلاع میں بارش نے عام زندگی کو متاثر کردیا اور دونوں شہروں کی بیشتر تمام سڑکیں اور محلّہ جات جھیل میں تبدیل ہوگئے۔ دونوں شہروں میں سہ پہر موسلا دھار بارش سے سڑکوں پر پانی جمع ہوگیا اور ڈیڑھ گھنٹہ بارش سے گچی باو?لی میں بجلی گرنے کے علاوہ پنجہ گٹہ کے قریب درخت کے گرنے کا واقعہ پیش ا?یا۔ ان واقعات میں کوئی زخمی نہیں ہوا جبکہ پنجہ گٹہ میں درخت کار پر گرا۔ گچی باو?لی میں ناریل کے درخت پر بجلی گرنے سے ا?گ لگ گئی جو کہ بارش کے دوران بھی جلتی رہی۔ محکمہ موسمیات سے 4 گسٹ سے بارشوں کا سلسلہ شروع ہونے کا امکان ظاہر کیا گیا تھا اور حیدرا?باد وسکندرا?باد و 28 اضلاع کیلئے انتباہ جاری کیا گیا تھا۔ تلنگانہ میں ا?ج حیدرا?باد و کاماریڈی، ہنمکنڈہ، محبوب نگر، ونپرتی اور دیگر مقامات پر موسلا دھار بارش ہوئی۔ شہر میں بارش نے 'حیدرا' اور بلدیہ کے مانسون سے متعلق تیاریوں کی قلعی کھول دی اور ان تمام علاقوں میں جہاں پانی جمع ہونے کی شکایات عام ہیں ان کے علاوہ دیگر علاقوں میں سڑکوں پر جمع پانی سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جبکہ بارش کے بعد بھی زائداز 2 گھنٹے کئی اہم سڑکوں پر پانی جمع رہا اور ٹریفک مکمل مفلوج ہوگئی۔ سہ پہر جس وقت دونوں شہروں میں بارش کے ا?غاز کے وقت اسکول کے اوقات کے بعد بچوں کے گھر روانگی شروع ہوئی تھی کہ بارش نے رکاوٹیں پیدا کردیں۔ امیر پیٹ، شیخ پیٹ، ٹولی چوکی، مہدی پٹنم، مانصاحب ٹینک، حفیظ پیٹ، موسیٰ پیٹ، کوکٹ پلی، و پرانے شہر میں بارش سے سڑکیں جھیل میں تبدیل ہوگئیں اور پانی کے تیز بہاو? کے سبب کئی مقامات پر موٹر سیکلوں کو پانی میں بہتے دیکھا گیا۔ سڑکوں پر جمع پانی کی نکاسی کیلئے پولیس بالخصوص ٹریفک پولیس نے اقدامات کا ا?غاز کیا لیکن یہ کوششیں بے فیض ثابت ہوئیں۔ محکمہ موسمیات نے ا?ئندہ 48 گھنٹوں میں مزید تیز ہواو?ں، گرج اور چمک کے ساتھ بارش کی پیش قیاسی کی اور ماہرین کے مطابق دونوں شہروں میں ا?ئندہ 48 گھنٹوں کے دوران بھی ہلکی اور تیز بارش جاری رہے گی۔ 'حیدرا' نے مختلف مقامات پر پانی کی نکاسی اور بہاو? کو بہتر بنا کر ٹریفک بحال کرنے کی کوشش کی لیکن کئی گھنٹوں تک ٹریفک کو بحال نہیں کیا جاسکا۔ ملک پیٹ، موسیٰ نگر، دلسکھ نگر، محبوب منشن میں بھی پانی جمع ہونے سے تاجرین کو مشکل کا سامنا کرنا پڑا جبکہ کئی دکانوں میں پانی داخل ہوگیا۔ نشیبی محلّہ جات کے مکانات میں بھی پانی داخل ہونے کی شکایات ملیں۔ بلدیہ کی جانب سے شہریوں کو گھروں میں رہنے کی اپیل کرکے کہا گیا کہ مزید بارش کی پیش قیاسی پر عوام کو بلا ضرورت گھروں سے نکلنے سے گریز کرنا چاہئے۔ بلدیہ حیدرا?باد کے حدود میں سب سے زیادہ بارش گجولا رامارم میں ہوئی جہاں 151.5 ملی میٹر بارش ہوئی جبکہ جوبلی ہلز میں 124.5 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ یوسف گوڑہ میں 117 ملی میٹر، کوکٹ پلی میں 102 ملی میٹر اور خیریت ا?باد میں 99.3 ملی میٹر بارش ہوئی۔ مہدی پٹنم میں 79.8 ملی میٹر بارش ہوئی اور راجندر نگر میں 79 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ پرانے شہر میں سب سے زیادہ بارش چندرائن گٹہ کے بندلہ گوڑہ میں ہوئی جہاں جملہ 70.8 ملی میٹر بارش ہوئی۔ علاوہ ازیں فلک نما میں 65.8 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی جبکہ مشیرا?باد میں 52 ملی میٹر بارش ہوئی۔ ملک پیٹ میں 47 ملی میٹر بارش ہوئی۔ دونوں شہروں میں سب سے کم بارش عنبر پیٹ، سنتوش نگر، سرور نگر، وسکندرا?باد میں رہی۔ سنتوش نگر میں 16.8 ملی میٹر بارش جبکہ عنبر پیٹ میں 12.8 ملی میٹر بارش ہوئی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ا?ئندہ 48 گھنٹوں میں بارشوں کا سلسلہ جاری رہنے کا امکان ہے۔

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A
Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at M/s.AIJAZ PRESS
#22-8-147 & 148 Lane Opp: Diwan Devdi Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Cell: no.8686082012 , 8019632340,www.falaknumanews.in